# شیر اور بیل

دبشلیم بادشاہ نے بیدبا فیلسوف سے جو برہمن قوم کا سردار تھا کہا: مجھے ان دو آپس میں محبت کرنے والوں کی مثال بیان کرو جن کے درمیان دروغ گو، مکار شخص پھوٹ ڈال دیتا ہے، انھیں آپس کی دشمنی اور کینہ وحسد پر اکستا ہے، بیدبا نے کہا: جب دو دوست اس طرح مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے مابین جھوٹا، مکار شخص دشمنی اور پھوٹ پیدا کرتا ہے، اس کی مثال اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ: سرزمین ''دستاوند'' میں ایک بوڑھا شخص تھا، اس کے تین بیٹے تھے، جب یہ سنِ رشد کو پہنچ گئے، تو اپنے باپ کے مال میں اسراف وفضول خرچی کرنے لگے، انہوں نے کسی ایسے پیشہ کو نہیں اپنایا جس سے وہ اپنے لئے مال حاصل کرتے، ان کے والد نے ان کو ڈانٹا، ان کے والد نے ان کے اس غلط رویہ پر انہیں نصیحت کی، ان کے باپ نے ان سے یوں کہا: اے میرے لڑکو! دنیا والا تین چیزوں کا طالب ہوتا ہے، جسے وہ چار چیزوں سے حاصل کرتا ہے، تین وہ چیزیں جن کا وہ طالب اور خواہش مند ہوتا ہے: رزق میں کشادگی، لوگوں میں قدر وعزت اور آخرت کے لئے زادِ راہ، وہ چار چیزیں جن کی ان تین چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے: بہترین طریقے سے مال حاصل کرنا، پھر اپنے مال کی بہترین حفاظت کرنا، پھر اس میں بڑھوتری، پھر اس سے معاش کی درستگی، اہل وعیال اور بھائیوں کی رضاجوئی میں خرچ کرنا، جس کا فائدہ اسے آخرت میں حاصل ہوگا، جو شخص ان چیزوں کی رعایت نہیں کرتا وہ اپنی ضرورت کو نہیں پا سکتا؛ چونکہ اگر کمائے گا نہیں تو اس کے پاس زندگی گذارنے کے لئے مال نہیں ہوگا، اگر وہ مال دار اور صاحب ثروت ہو بھی؛ لیکن اس کی صحیح حفاظت ونگرانی نہ کرتا ہو تو وہ بجلد ختم ہو جائے گا اور وہ فقیر اور محتاج ہو جائے گا، اگر وہ مال کو یوں ہی رکھے،

بڑھائے نہیں، تو کم خرچ بھی مال کو جلد ختم ہونے سے نہیں روکے گا، اس سرمہ کی طرح جس سے سلائی کو لگے ہوئے کی مقدار میں لیا جاتا ہے، اس کے باوجود بھی وہ جلد ختم ہوجاتا ہے، اور اگر وہ اسے غیر مصرف اور غلط جگہوں میں خرچ کرتا ہے، اس کے خرچ کرنے کی جگہوں سے چوک جاتا ہے تو وہ اس فقیر کے مانند ہوجاتا ہے جس کے پاس کوئی مال نہیں ہوتا، پھر یہ اسے جو کچھ اس کے پاس ہے اس کو اس پر گذرنے والے حادثات اور پریشانیوں سے برباد ہونے سے نہیں روکتا، اس پانی کے ذخیرہ کی طرح جس سے پانی مسلسل رس رہا ہو، اگر اس کے لئے نالی اور راستہ نہ ہو اور کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اس سے مناسب مقدار میں پانی نکالے تو وہ پانی برباد ہوجائے گا، اور بہہ جائے گا اور بہت سی جگہوں سے رسنا شروع ہوجائیگا، ہوسکتا اس میں بڑا رسوراخ ہوجائے اور سارا پانی ضائع ہوجائے، بوڑھے کے لڑکوں نے باپ کی گفتگو سے نصیحت حاصل کی، اسے اچھی طرح پلے باندھ لیا، اور یہ جان لیا کہ اسی میں بھلائی ہے اور اس پر اعتماد کرلیا، ان میں سے بڑا بیٹا میّون نامی علاقے کی جانب کوچ کر گیا، دوران راہ اس کا گذر ایسی جگہ سے ہوا جہاں بہت زیادہ کیچڑ تھا، اس کے ساتھ ایک بنڈی تھی جسے دو بیل کھینچ رہے تھے، ان میں سے ایک کا نام شتر بہ تھا، اور دوسرے کا نام ''بندبہ'' تھا، شتر بہ تو اس جگہ کیچڑ میں پھنس گیا، اس آدمی اور اس کے ساتھیوں نے بہت زیادہ زور لگایا، بہت کوشش کی، مگر وہ اسے نکال نہیں سکے، وہ شخص وہاں سے چلا گیا، وہاں ایک شخص کو بیل کے پاس نگرانی کے لئے چھوڑ گیا؛ تا کہ کیچڑ سوکھنے پر وہ اسے لے آئے، اس آدمی نے جب وہاں شب گذاری کی تو وہ اس جگہ سے اکتا گیا اور اسے وہاں وحشت ہونے لگی، چنانچہ اس نے بیل کو وہیں چھوڑا اور اپنے ساتھی سے جاملا، اسے بتلایا کہ بیل مر گیا، اور اس سے کہا: کہ جب انسان کی مدتِ حیات ختم ہوجاتی ہے اور اس کا موت کا وقت آپہنچتا ہے تو وہ جن چیزوں سے اپنے ہلاکت کا اندیشہ کرتا ہے، اس سے بچنے کی کس قدر کوشش کیوں نہ کرلے، تو اسے اس سے فائدہ نہیں ہوتا، بسا اوقات اس کے اپنے بچاؤ کی کوشش خود اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔

جیسے یہ بتایا جاتا ہے کہ ایک شخص اس جنگل میں چل پڑا جس میں اسے درندوں کا

خوف تھا، وہ شخص اس راستے کی ہولناکی اور خطرے سے واقف تھا، ابھی وہ تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ اس کا ایک خطرناک شیر سے سامنا ہوا، جب اس شخص نے دیکھا کہ شیر اسی کے جانب آرہا ہے تو اسے ڈر ہوا، اس نے دائیں بائیں نظر کی، تاکہ اسے کوئی ایسی جگہ مل جائے جس میں (پناہ لے کر) شیر سے بچ جائے، وہاں اسے ایک وادی کے پیچھے گاؤں دکھائی پڑا، وہ اس گاؤں کی جانب تیزی سے چل پڑا، جب وہ اس وادی کے پاس آیا تو اسے اس وادی پر پل دکھائی نہ پڑا، بھیڑیا اس سے قریب تھا، اس نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا وہ اچھی طرح تیرنا بھی نہیں جانتا تھا، اگر گاؤں کے لوگوں نے اسے دیکھا نہ ہوتا تو وہ ڈوب جاتا...... وہ اسے نکالنے کے لئے کود پڑے، انہوں نے اسے نکلا، وہ بالکل قریب المرگ ہو چکا تھا، جب اس آدمی نے اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس بھیڑیا کے شر سے محفوظ پایا...... پھر اس نے وادی کے ایک طرف تنہا ایک گھر دیکھا، اس نے سونچا: میں اس گھر میں جا کر آرام کروں گا، جب وہ اس کے اندر گیا، تو وہاں ایک چوروں کی ٹولی تھی، جس نے ایک تاجر پر ڈاکہ ڈالا تھا، اور وہ لوگ اس کے مال کو تقسیم کر رہے تھے اور اسے قتل کرنا چاہتے تھے، وہ آدمی نے یہ صورتحال دیکھی تو اسے اپنے بارے میں خوف ہونے لگا، پھر وہ گاؤں کی جانب چلا گیا، گاؤں کی ایک دیوار سے ٹیک لگایا، تاکہ جو کچھ اسے ڈر اور تھکاوٹ ہوئی ہے اس سے آرام حاصل کرلے، اچانک وہ دیوار اس پر گر پڑی اور وہ مر گیا، تاجر نے کہا: کیا تم نے سچ کہا: مجھے یہ بات معلوم ہو چکی ہے۔

بیل اس جگہ سے نکل گیا اور اٹھ کھڑا ہو گیا، بے شمار گھاس اور پانی والے ہر بھرے بیل میں وہ رہنے لگا، جب وہ (کھا پی کر) موٹا ہو گیا تو ڈھاڑنے اور اپنی آواز بلند کرنے لگا، وہیں قریب میں ایک جھاڑی تھی، جس میں ایک بہت بڑا شیر رہتا تھا، وہ وہاں کا بادشاہ تھا، اس کے ساتھ بہت سارے درندے: بھیڑیئے، گیدڑ، لومڑیاں، تیندوے، اور چیتے وغیرہ تھے، یہ شیر تنہا اپنی رائے کا مالک تھا، اسے اپنی کسی ساتھی سے رائے لینے کی ضرورت نہ تھی، جب شیر نے بیل کی آواز سنی؛ حالانکہ اس نے کبھی بیل دیکھا ہی نہیں تھا اور نہ کبھی اس کی آواز سنی تھی، اس کی آواز سے شیر پر ایک قسم کا خوف اور

ڈرطاری ہوگیا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا لاؤلشکر اس کی اس کیفیت محسوس کرے، وہ ہر وقت اپنی جگہ پر پڑا رہتا، نہ وہ وہاں سے ہلتا تھا اور نہ چستی پھرتی کا مظاہرہ کرتا تھا، ہردن اس کا یہ لاؤ ولشکر ہی اس کے کھانے کا بندوبست کرتا، اس کے ساتھ جو درندے رہتے تھے ،ان میں دو گیدڑ بھی تھے، ان میں سے ایک کا نام ''کلیلہ'' تھا دوسرے کا نام ''دمنہ'' وہ دونوں نہایت مکار، چالاک، اور ذی علم تھے، دمنہ نے اپنے بھائی کلیلہ سے کہا: بھائی جان !یہ شیر اپنی جگہ پڑا ہوا کیوں رہتا ہے؟ نہ اپنی جگہ سے ہلتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی چستی پھرتی کا مظاہرہ کرتا ہے، اس سے کلیلہ نے کہا: تمہیں اس کے بارے میں پوچھنے کی کیا ضرورت ؟ ہم اپنے بادشاہ کے در سے اس کی پسند کو لیں گے ، اور اس کی ناپسند کو ترک کردیں گے، ہمارا وہ مقام ومرتبہ نہیں کہ ہم بادشاہ کو موضوع بحث بنائیں، اور اس کے امور پر نظر کریں، لہٰذا تم اس سے رک جاؤ، جو شخص اُس بات کو یا اُس کام کو بتکلف اپنا تا ہے جس کا وہ اہل نہیں ہوتا تو اسے اسی چیزوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جس سے بندر بڑھئی کی جانب سے دوچار ہوا تھا۔

دمنہ نے کہا: وہ کیسے ہوا تھا؟ کلیلہ نے کہا: یہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ کسی بندر نے ایک بڑھئی کو لکڑی پر چڑھ کر دو کیلوں کے بیچ لکڑی کو کاٹتے ہوئے دیکھا، بندر کو یہ چیز بھلی لگی، پھر وہ بڑھئی اپنے کسی کام سے وہاں سے چلا گیا، بندر اپنی جگہ سے اٹھا، اور جو کام اس کے لائق نہیں تھا اس کو بتکلف انجام دینے لگا، وہ بھی لکڑی پر چڑھ گیا، اس کیل کے جانب اس نے اپنی پیٹھ کرلی اور اس کا چہرہ لکڑی کی طرف تھا، اس کی دم لکڑی کی شگاف میں اٹک گئی اور کیل وہاں سے نکل گئی ، بندر درد وتکلیف سے بیہوش ہوکر گر پڑا، پھر اسی وقت بڑھئی آ گیا، اس نے بندر کو اس طرح دیکھا تو اسے مارنے لگا، اس بڑھئی سے اسے جو تکلیف پہنچ رہی تھی وہ اس لکڑی سے پہنچنے والی تکلیف سے بڑھ کر تھی۔

دمنہ نے کہا: میں نے تمہاری یہ بات سنی، جو شخص بھی بادشاہ کے قریب جائے اسے اس کی صحبت اور ہم نشینی حاصل ہو ضروری نہیں کہ اسے اس کا تقرب بھی حاصل ہوجائے؛ لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ جو شخص بھی بادشاہ کے قریب ہوتا ہے وہ اپنے پیٹ کے

خاطر؛ چونکہ پیٹ ہر چیز کی بھرتی کی جگہ ہے، آدمی بادشاہوں کے قریب اس واسطے ہوتا ہے کہ دوست اس سے خوش ہوں اور دشمنوں کا زور ٹوٹے، کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن میں انسانیت ہی نہیں ہوتی، وہ بالکل حقیر اور معمولی چیز پر راضی ہوجاتے ہیں، اس کتے کی طرح جسے سوکھی ہڈی مل جاتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوجاتا ہے، رہے مرتبہ شناس اور صاحبِ نخوت لوگ تو وہ تھوڑے پر اکتفا نہیں کرتے، اور نہ اس پر راضی ہوتے ہیں، جب تک وہ اپنے اس مقام پر نہ پہنچ جائیں، جس کے وہ اہل ہیں اور وہ مقام بھی ان کے لائق شان ہے، اس شیر کی طرح جو خرگوش کا شکار کرتا ہے، جب وہ اونٹ دیکھتا ہے تو خرگوش کو چھوڑ کر اونٹ کی طلب میں لگ جاتا ہے، کیا تم نے کتے کو نہیں دیکھا کہ جب کتا اپنی دم کو ہلاتا ہے تو اس کے جانب روٹی کا ایک ٹکڑا پھینک دیا جاتا ہے تو وہ اسی پر راضی اور قانع ہوجاتا ہے، خوددار طاقتور ہاتھی کو جب چارہ دیا جاتا ہے تو جب تک اس کے سر پر ہاتھ نہ پھیرا جاتا، اس کی خوشامد نہیں کی جاتی وہ چارہ نہیں کھاتا، جو شخص صاحبِ فضل ومرتبہ، صاحبِ ثروت اور اپنے اہل وعیال اور دوستوں کے ساتھ احسان وسلوک کرنے والا ہوتا ہے، اگرچہ اس کی عمر تھوڑی ہی کیوں نہ ہو طویل العمر شمار ہوتا ہے، جس شخص کی زندگی تنگی، تنگدستی اپنے اور اپنے رشتے داروں پر خرچ نہ کرنے میں گذرتی ہے، مردہ ہی اس سے زیادہ زندہ ہے، اور جو شخص اپنے پیٹ اور اپنے خواہشات کے لئے جستجو کرتا ہے، اس کے علاوہ ہر چیز پر قانع اور راضی رہتا ہے اس کا شمار جانوروں میں ہوتا ہے۔

کلیلہ نے کہا: مجھے تمہاری بات معلوم ہوئی، تم اپنی عقل سے رجوع کرو (یعنی دوبارہ غور وفکر کرو) اور دیکھو ہر انسان کا ایک مقام ومرتبہ ہوتا ہے، اگر وہ شخص اس مرتبے میں جس پر وہ فائز ہے، اپنے طبقے کے لوگوں میں اچھی حالت میں ہوتا تو وہ اپنی اس حالت پر اکتفا کرسکتا ہے، جس مقام ومرتبہ پر ہم فائز ہیں، ہماری موجودہ حالت سے وہ کمتر نہیں ہے، دمنہ نے کہا: بقدر انسانیت لوگوں کے مرتبہ بھی مختلف اور یکساں ہوتے ہیں، آدمی کی انسانیت اسے حقیر درجہ سے بلند درجہ تک پہنچادیتی ہے، جس میں انسانیت نہیں ہوتی وہ اپنے آپ کو بلند مرتبہ سے نچلے مرتبہ پر لے آتا ہے، کم رتبے سے بلند مرتبہ پر پہنچنا مشکل

ہوتا ہے، بلند مرتبہ سے نچلے درجہ پر آنے میں تکلیف کم ہوتی ہے، جیسے وزنی پتھر: اسے زمین سے کاندھے تک اٹھانا مشکل ہوتا ہے، جب کہ اس کو زمین پر ڈال دینا بالکل آسان ہوتا ہے، ہم بھائی موجودہ رتبے سے بلند تر رتبے کے خواہش مند ہیں، اس حوالے سے ہماری یہ کوشش ہے کہ اسے ہم انسانیت اور خودداری سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پھر ہم اپنے اس موجودہ مقام ومرتبہ پر اکتفا کیسے کر سکتے ہیں؟ حالانکہ ہم اپنے اس مقام کو بدل سکتے ہیں، کلیلہ نے کہا: اب تم نے کیا ارادہ کیا ہے؟ دمنہ نے کہا: میں اسی وقت سے شیر کے معاملات میں مداخلت اور رائے اندازی کرنا چاہتا ہوں؛ چونکہ وہ بالکل ضعیف الرائے ہے، خود اس پر اور اس کے لاؤ لشکر پر ان کے معاملات مشتبہ ہوتے ہیں (معاملات کی حقیقت کو وہ نہیں پہنچ پاتے) میں انھیں احوال میں اس کے قریب ہو کر خیر خواہی ونصیحت کے ذریعے اس کے پاس اپنا مقام بنالوں گا، کلیلہ نے کہا: تمھیں کیا پتہ کہ شیر پر اس کے معاملات مشتبہ ہو رہے ہیں؟ دمنہ نے کہا: میں نے اپنے قوتِ احساس اور فکر ونظر سے یہ پتہ کیا ہے، صاحب نظر شخص اپنے ساتھی کے احوال اور اس کے اندرونی معاملات کو اس کی شکل وصورت کے مظاہرہ واثرات سے جان لیتا ہے، کلیہ نے کہا: تم بادشاہ کے پاس اپنے مقام ومرتبہ کی امید کیسے کرتے ہو؛ حالانکہ تمہارا بادشاہ کے یہاں کوئی اثر ورسوخ نہیں ہے اور نہ ہی تو تم بادشاہوں کے خدمت (کے فن) سے واقف ہو؟ دمنہ نے کہا: مضبوط وطاقتور شخص گرچہ کے وہ بوجھ اٹھانے کا عادی کیوں نہ ہو اس بوجھ کو تنہا نہیں اٹھا سکتا، کلیلہ نے کہا: بادشاہ اپنے فضل واحسان کا اپنے حاضرین ومقربین سے بڑھ کر کسی کو نہیں سمجھتا، لیکن جو بادشاہ کا قریبی شخص ہو وہ اس کو (دیگر لوگوں پر) ترجیح دیتا ہے، کہا جاتا ہے اس بارے میں بادشاہ کی مثال اس انگور کی بیل کی سی ہے جو بہترین درخت پر نہیں چڑھتی، بلکہ وہ قریبی درخت پر چڑھتی ہے، تم بادشاہ کے پاس مقام ومرتبہ کے امیدوار کیسے ہو سکتے ہو؟ حالانکہ تم اس کے قریبی نہیں ہو، دمنہ نے کہا: میں نے تمہاری ساری گفتگو اور بات سمجھ لی ہے، تم سچ بھی کہہ رہے ہو، لیکن یہ دیکھو کہ جو بادشاہ کے ہم سے زیادہ قریبی لوگ ہیں، ایک وقت اس مرتبے کے حامل نہیں تھے، وہ اپنی دوری کے بعد

بادشاہ کے قریب ہوئے ہیں، اور اس مرتبہ پر پہنچ گئے ہیں، میں بھی اپنی کوشش اور جدوجہد سے بادشاہ کے قریب ہو کر اس مقام ومرتبہ کے حاصل کرنے کا خواہاں ہوں، یوں کہا جاتا ہے کہ: ایک شخص پابندی سے بادشاہ کے در پر حاضری نہیں دیتا؛ لیکن وہ اپنے اندر سے غرور گھمنڈ کو نکال پھینکتا ہے، تکلیف برداشت کرتا ہے، غصہ پی جاتا ہے، لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تو وہ بادشاہ سے بھی اعلیٰ مقام پر پہونچ جاتا ہے، کلیلہ نے کہا: یہ فرض کرو کہ تم بادشاہ کے پاس پہونچ گئے، تو کیا گیارنٹی کے تم اس کے پاس مقام ومرتبہ بھی حاصل کرلوگے؟ دمنہ نے کہا: اگر میں اس کے قریب ہوجاؤں گا تو اس کے اخلاق وعادات معلوم کرلوں گا، پھر اس کی تابعداری واطاعت اور اس کی مخالفت کے بغیر اس کی خواہشات کے سامنے جھک جاؤں گا، اگر وہ کسی کام کا ارادہ کرے اور وہ کام میرے اپنے اعتبار سے درست ہو، اسے اس کے واسطے اچھا بناؤں گا، اس کے منافع اسے بتلاؤنگا، اور میں اسے اس کام کے حوالے سے ہمت دلاؤں گا، جس سے وہ بے انتہا خوش ہوجائے گا، اگر وہ کسی کام کا ارادہ کرلے، جس میں مجھے اس کے نقصان کا اندیشہ ہو تو میں اسے اس میں موجود نقصان اور عیب سے مطلع کراؤں گا، اس کام کے ترک کرنے میں جو نفع اور اچھائی ہے اسے بھی بتلاؤں گا، اس بارے میں جو راہیں بھی میرے لئے میسر ہوں اسی اعتبار سے یہ کام کروں گا، مجھے امید ہے کہ اس طرح شیر کے پاس میرا مقام اور مرتبہ بڑھ جائے گا، میرے اندر وہ اوصاف دیکھے گا جو میرے علاوہ کسی دوسرے میں نہ ہوں گی، چونکہ جانکار، ادیب شخص اگر چاہے تو حق کو باطل یا باطل کو حق باور کرا سکتا ہے، اس ماہر مصور کی طرح جو دیوار میں ایسی تصویریں بناتا ہے گویا وہ دیوار سے نکل رہی ہیں، حالانکہ وہ دیوار سے نکل رہی نہیں ہوتی ہیں، ایک دوسری تصویر ایسی بناتا ہے گویا وہ دیوار میں داخل ہو رہی ہیں، حالانکہ وہ دیوار میں داخل ہو رہی نہیں ہوتی ہیں، جب شیر میرے فضائل دیکھے گا، ان فضائل اور جو کچھ میرے پاس (چالاکی) ہے اس سے واقف ہوجائے گا، اس طرح وہ میرے اعزاز اور میری اس سے قربت کا خواہش مند ہوگا۔

کلیلہ نے کہا: اگر یہ (اس بارے میں) تمہاری رائے ہے تو میں تمہیں بادشاہ کی

صحبت اور ہم نشینی سے منع کرتا ہوں؛ چونکہ بادشاہ کی صحبت بہت بڑا خطرہ ہوتی ہے، علماء نے یوں کہا ہے: ان تین چیزوں میں صرف احمق اور بیوقوف شخص ہی جرأت وہمت کرسکتا ہے، اور اس سے بہت کم لوگ محفوظ رہتے ہیں، ایک تو بادشاہ کی ہم نشینی، عورتوں کو راز کا امین بنانا، اور تجربہ کے لئے زہر کا پی جانا، علماء نے بادشاہ کو اس دشوار گذار، سخت ترین، بلند تر پہاڑ سے تشبیہ دی ہے جس پر بہترین پھل، قیمتی جواہرات، اور نفع بخش دوائیں ہوں، اس کے ساتھ وہ درندوں، چیتوں، بھیڑیوں اور ہر خوفناک اور خطرناک درندوں کا مسکن ہو، اس پر چڑھنا بھی مشکل اور وہاں رہنا بھی خطرناک ہوتا ہے، دمنہ نے کہا: جو تم نے بتایا وہ بالکل صحیح ہے، لیکن جو شخص خطرات کی سواری نہیں کرتا ہے وہ مرغوبات کو حاصل نہیں کرسکتا ہے، جو شخص کسی ایسے معاملے میں جس سے اپنے مقصود تک پہونچنے کی توقع ہوتی ہے، محض خوف اور ڈر اور حزم واحتیاط کے طور پر رک جائے تو وہ کسی بڑے مقصود کو حاصل نہیں کرسکتا، یہ کہا جاتا ہے کہ: تین عادتیں ایسی ہیں کہ جسے کوئی بھی بغیر بلند ہمتی اور بھیانک خطرات مول لینے کے اپنا نہیں سکتا، ان ہی میں سے بادشاہ کے یہاں کام، سمندری تجارت اور دشمن سے مقابلہ ہے، علماء نے صاحب مرتبت اور خودار آدمی کے سلسلے میں کہا ہے کہ وہ صرف دو جگہوں پر دکھائی دیتا ہے، ان دو جگہوں کے علاوہ کوئی جگہ اسے راس نہیں آتی ہے یا تو وہ بادشاہوں کے ساتھ محترم ومعزز ہو یا عابدوں زاہدوں کے ساتھ کنارکش ہو، جیسے ہاتھی کی رونق اور خوبصورتی دو جگہ (نمایاں) ہوتی ہے، یا تو جنگل کے وحشی کے شکل میں یا بادشاہوں کی سواری کی شکل میں، کلیلہ نے کہا: اللہ عزوجل تمہیں تمہارے عزم وارادہ میں خیر اور بھلائی سے نوازے، پھر دمنہ وہاں سے چل پڑا، شیر کے پاس آکر اسے سلام کیا، شیر نے اپنے ہم نشینوں اور مصاحبوں سے کہا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: یہ فلاں بن فلاں ہے، شیر نے کہا: میں اس کے باپ کو جانتا ہوں، پھر اس سے پوچھا: کہاں رہتے ہو؟ اس نے کہا: بادشاہ کے در پر ہر وقت اس امید سے پڑا رہتا ہوں کہ بادشاہ کو کوئی کام درپیش ہو تو میں بادشاہ کی اپنی ذات اور اپنے رائے سے مدد کروں، چونکہ کے بادشاہوں کے پاس بے شمار کام ہوتے ہیں، کبھی ان کاموں کے لئے ایسے شخص کی

ضرورت پڑتی ہے جو بالکل قابل التفات نہیں ہوتا،کوئی بھی شخص۔خواہ وہ کس قدر بھی کم رتبہ اور بے حیثیت کیوں نہ ہو۔اس کے ساتھ کوئی منفعت گرچہ وہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو ضرور ہوتی ہے، چونکہ لکڑی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی جو زمین پر پڑا ہوتا ہے، وہ بھی کبھی قابل منفعت ہوتا ہے، آدمی اسے لے کر اپنے کان میں ڈالتا ہے، اس سے اپنے کان کو کھرچتا ہے؛ لہٰذا جو جانور نفع ونقصان کی جانکاری رکھتا ہے وہ نفع اٹھانے کے زیادہ قابل ہوتا ہے، جب شیر نے دمنہ کی بات سنی تو اسے اچھّی لگی اور یہ سونچا کہ یہ تو صاحب رائے اور خیر خواہ شخص ہے، وہ حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: ذی علم اور انسانیت دوست شخص غیر معروف اور کم مرتبت ہوتا ہے؛ لیکن اس کا یہ علمی اور انسانی مقام اس کی بلندی اور رفعت کو چاہتا ہے، جیسے آگ کا شعلہ باوجود اس کو بڑھنے سے روکنے کے وہ اور بڑھتا جاتا ہے، جب دمنہ نے یہ جان لیا کہ شیر اس پر فریفتہ ہو چکا ہے تو کہا: بادشاہ کی رعیت بادشاہ کے در پر اس امید سے آتی ہے کہ بادشاہ کے وفور علمی کو جانے، یوں کہا جاتا ہے کہ: فضیلت ومرتبت دو چیزوں میں ہے: ایک جنگجو، لڑاکا کی فضیلت دوسرے جنگجو اور لڑاکا پر، دوسرے عالم کی فضیلت عالم پر، مددگاروں کی بھیڑ اگر وہ ناتجربہ کار اور غیر آزمودہ ہوں تو کبھی یہ چیز کام کے لئے نقصان دہ بن جاتی ہے؛ چونکہ کام کی تکمیل معاونین کی کثرت وزیادتی سے نہیں ہوتی ہے؛ بلکہ ان کی صلاحیت اور صالحیت سے ہوتی ہے، اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو وزنی پتھر اٹھا کر اپنے آپ کو بوجھل کر دیتا ہے اور اسے اس کی کوئی قیمت وصول نہیں ہوتی، جس شخص کو درخت کے تنے کی ضرورت ہو، اس کو بے شمار بانس بھی کفایت نہیں کرتے، بادشاہ سلامت! تمہارے یہ لائق حال ہے کہ آپ اگر کسی حقیر، کمتر شخص میں انسانیت دیکھیں تو آپ اسے کمتر نہ سمجھیں؛ چونکہ چھوٹا ہی کبھی بڑا اور باعزت ہو جاتا ہے، جیسے مردہ جانور کا پٹھہ جب اس سے کمان بنائی جاتی ہے تو وہ باعزت چیز بن جاتی ہے، اسے بادشاہ ہاتھوں میں لیتے ہیں، کھیل اور جنگ میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

دمنہ نے یہ چاہا کہ لوگوں کو یہ بتائے کہ جو کچھ اس نے بادشاہ کے اعزاز واکرام کو حاصل کیا ہے، وہ اپنی درست رائے، اپنی عقل وسمجھ بوجھ کی وجہ سے، ان لوگوں کو بھی یہ

بات معلوم ہو چکی، چونکہ وہ لوگ اس کے باپ سے واقف تھے، دمنہ نے کہا: بادشاہ کسی کو اس کے اپنے آباء واجداد کی قرابت کی وجہ سے قریب نہیں کرتا، اور نہ ان کی دوری کی وجہ سے دور کرتا ہے؛ لیکن ہر شخص کو اپنے پاس کیا ہے اسے دیکھنا چاہیئے؛ چونکہ آدمی کی سب سے قریبی چیز اس کا جسم ہوتا ہے، اور جب جسم بیمار ہوجاتا ہے، تو اسے تکلیف ہوتی ہے اور اس بیماری کا دفعیہ اس کے بعد دواء سے ہوتا ہے۔

دمنہ جب اپنی بات پوری کر چکا، تو بادشاہ اسے نہایت حیرت واستعجاب کی نظر سے دیکھنے لگا، اس کا بہترین بدل بھی عطا کیا، اور اس کے مقام اور رتبہ کو بھی بڑھایا، پھر اپنے ہم نشینوں سے کہا: بادشاہ کو چاہئے کہ وہ صاحب حق کے حق کو نہ مارتا رہے، لوگ اس بارے میں دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک تو فطری طور پر بدخلق ہوتے ہیں، یہ اس سانپ کی طرح ہوتے ہیں اگر کوئی اسے روندتا ہے تو وہ اسے نہیں ڈستا؛ لیکن اس کی وجہ سے وہ شخص دھوکہ کھاجائے اور سانپ کو دوبارہ روندے، اب تو وہ ڈس لے گا، دوسرا وہ شخص ہوتا ہے، جس کی اصل طبیعت میں نرمی ونرم خوئی ہوتی ہے، یہ اس ٹھنڈے صندل کی طرح ہوتا ہے، جسے زیادہ رگڑنے پر وہ زیادہ گرم اور اذیت ناک ہوجاتا ہے۔

پھر دمنہ بادشاہ سے مانوس ہوگیا، اور اس سے تنہائی میں ملاقات کی اور اس سے ایک دن کہا: میں بادشاہ کو ایک جگہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، اس کی کیا وجہ ہے؟ ابھی وہ یہ گفتگو کر ہی رہا تھا کہ شتربہ نے زور سے آواز نکالی، شیر غضبناک ہوگیا، اس نے اپنی حالت کی اطلاع دمنہ کو دینا نہ چاہی، دمنہ کو معلوم ہوگیا کہ اس آواز سے شیر پر شک اور خوف طاری ہوگیا ہے، اس نے پوچھا کیا بادشاہ سلامت اس آواز سے ڈر اور خوف محسوس کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: مجھے اسکے علاوہ کسی سے ڈر نہیں ہوتا، دمنہ نے کہا: بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ محض ایک آواز کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ دے، علماء نے کہا ہے: ہر آواز سے خوف نہیں کیا جاتا، شیر نے کہا: اس کی کیا مثال ہے؟۔

دمنہ نے کہا: لومڑی ایک گھنے جنگل میں جہاں ایک درخت پر باجا لٹکا ہوا تھا آئی، جب بھی اس درخت کی شاخوں پر ہوا چلتی تو وہ ہلنے لگتے، جس سے باجا بج اٹھتا، اور اس

سے بھیانک آواز سنائی دیتی، اس بھیانک آواز کوسن کرلومڑی اس جانب چل پڑی، جب وہاں پہونچی تو دیکھا کہ وہ نہایت ہی بھاری بھرکم چیز ہے، اسے اپنے آپ میں یہ یقین ہوچلا کہ اس میں بہت ساری چربی اور گوشت ہے، اس نے کوشش اور جدوجہد کے بعد اسے پھاڑ دیا، جب اس نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ نہیں ہےتو اس نے کہا: مجھے یہ پتہ ہے کہ شاید سب سے ناکام اور بیکار چیز زیادہ آواز والی اور عظیم الجثہ ہوتی ہے۔

میں نے تمہارے سامنے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے کہ تاکہ تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ جس آواز کی جانب ہم توجہ دے رہے ہیں، اگر ہم وہاں پہونچ جائےتو اسے اپنی سوچ سے بالکل آسان تر اور معمولی پائیں گے، اگر چاہیں تو بادشاہ سلامت مجھے بھیج دیں اور وہ یہیں رہیں، میں اس آواز کی وجہ معلوم کرآؤں گا، شیر نے اس کی بات سے اتفاق کرلیا، بادشاہ نے اسے آواز کی جانب جانے کی اجازت دی، دمنہ اس جگہ جہاں شتربہ تھا پہونچ گیا، جب دمنہ شیر کے پاس سے چلا تو اسے اپنے بارے میں فکر لاحق ہوئی، اسے دمنہ کو اس جگہ بھیجنے پر شرمندگی ہوئی، اپنے دل میں کہنے لگا: میں نے دمنہ کو اپنا امین اور راز دار بنا کر اچھا نہیں کیا، وہ میرے دروازے پڑا رہتا تھا، جب کوئی شخص بادشاہ کے دروازے پر آتا ہے، اور اس نے بغیر کسی وجہ کے اس کے حقوق تلف کئے ہیں، یا وہ اپنے بادشاہ کے یہاں مظلوم شخص ہے، یا وہ بادشاہ کے یہاں نہایت حریص اور لالچی شخص ہے، یا اسے کوئی تکلیف یا تنگی پہونچی ہے جس سے وہ ابھر نہیں پایا ہے، یا اس نے کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہوتا ہے کہ اسے بادشاہ کی جانب سے سزا کا خوف ہوتا ہے یا وہ کسی چیز کا امیدوار ہے جس میں بادشاہ کے لئے نقصان اور خود اس کا نفع ہے، یا اسے نفع کی چیز میں نقصان کا اندیشہ ہے، یا وہ بادشاہ کے دشمن کا صلح کار ہے، یا بادشاہ کے صلح کنندہ کا مخالف ہے، بادشاہ کے لئے اس کو اس قدر عجلت اور جلد بازی میں بھیجنا اس پر بھروسہ کرنا اور اس پر اطمینان کرنا مناسب نہیں؛ چونکہ دمنہ مکار اور مشکوک ہے، وہ چونکہ دروازے پر خالی پڑا ہوا تھا، اس کی وجہ سے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، شاید یہی چیز اسے میرے ساتھ خیانت، میرے دشمن کے ساتھ اعانت اور مجھ سے بغض وکینہ کا باعث ہورہی ہے، شاید کہ اس کی

ملاقات پرشور، بلندآواز مجھ سے زیادہ ذی اثر اور بارعب شخص سے ہوگئی ہے،اس کے ساتھ وہ مجھ سے اعراض کرنے لگاہے اور اس کے سہارے مجھ پر زیادتی کرنا چاہتاہے، پھروہ اپنی جگہ سے اٹھ کرتھوڑی دور چلاتو اسے دمنہ اپنے جانب آتے ہوئے دکھائی دیا،اس سے اسے کچھ اطمینان ہوا، پھراپنی جگہ واپس آگیا، دمنہ شیر کے پاس آیا،اس سے کہا:تم نے کیا کیا؟تم نے کیادیکھا؟اس نے کہا: میں نے وہاں ایک بلندآواز ،ڈکارنے والے بیل کودیکھاہے،جس کی آپ نے آوازسنی ہے،شیر نے کہا:اس کی طاقت وقوت کتنی ہے؟اس نے کہا:اس میں کوئی رعب ودعب نہیں ہے، میں اس کے قریب گیا اوراس سے اپنے ہم مثل وہم سر کے مانند گفتگو کی ،وہ کچھ نہیں کرسکا،شیر نے کہا:اس سے تم دھوکہ نہ کھاجانا،اوراسے چھوٹانہ سمجھ بیٹھنا،چونکہ زوردار ہوائیں کمزورگھاس کی پرواہ نہیں کرتیں؛لیکن وہ بڑے بڑے کھجور کے درختوں اور دیگر طویل قامت جھاڑوں کوریزہ ریزہ کردیتی ہیں، دمنہ نے کہا: بادشاہ سلامت! آپ اس کا کچھ خوف نہ کیجئے اور نہ اسے اہمیت دیجئے، میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گا! تاکہ وہ آپ کا فرماں بردار اور اطاعت گذارغلام بن جائے،شیر نے کہا: جیسے تمہاری سمجھ میں آئے کرو۔

دمنہ بیل کی جانب چلا،اس سے لاپرواہی وبےتوجہی کے ساتھ کہا: مجھے شیر نے تمہیں لانے کے لئے بھیجاہے،اس نے کہاہے کہ اگرتم بعلجت مطیع ہوکراس کے پاس آتے ہوتو میں تمہارے اس کے پاس پہونچنے میں کسی قسم کی تاخیر کی سابقہ غلطی پرتمہیں امن دوں گا،اوراگرتم اس کے پاس بجلد پہونچنے میں کسی قسم کی تاخیر یاٹال مٹول کرتے ہوتواس نے اطلاع دینے کے لئے کہاہے،اس سے شتربہ نے کہا:جس شیر نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے وہ کون ہے؟اس کے احوال وکیفیات کیاہیں؟ دمنہ نے کہا:وہ درندوں کا بادشاہ ہے، وہ فلاں جگہ ہے،اس کے ساتھ اس کے ہم جنس جانوروں کاایک بڑا لشکر ہے،شتربہ شیر اور درندوں کا نام سن کر ڈرگیااور کہا:اگرتم مجھے امان دوگے تو میں تمہارے ساتھ اس کے پاس جاؤں گا،دمنہ نے اسے امان دیاجس سے اسے بھروسہ ہوگیا،وہ دونوں وہاں سے چل کرشیر کے پاس آئے،شتربہ نے اس سے ساراواقعہ کہہ

سنایا، اس سے شیر نے کہا: تم میری صحبت اور رفاقت میں رہو، میں تمہارا اکرام کروں گا، بیل نے اسے دعا دی اور اس کی تعریف کی۔

پھر شیر نے شتربہ کو اپنے قریب کیا، اس کا اعزاز واکرام کرنے اور اس میں دلچسپی اور لگاؤ کا مظاہرہ کرنے لگا، اسے اپنے رازوں کا امین بنایا، اپنے معاملات میں اس سے مشورے لینے لگا، دن بدن اس کے ساتھ تعلق لگاؤ دلچسپی اور قربت میں مزید اضافہ ہی ہوتا رہا؛ یہاں تک کہ وہ اس کے اصحاب میں خصوصی مرتبت والا ہوگیا، جب دمنہ نے دیکھا کہ بیل نے شیر کے پاس اس اور اس کے دیگر اصحاب کے مقابلے خصوصی مقام حاصل کرلیا ہے، وہ شتربہ کا صاحبِ عقل ورائے اس کی خلوتوں کا ہم نشیں، اس کی تفریح کے طبع ودلچسپی کا سامان بن گیا، جس سے اسے بہت حسد ہونے لگا، اور اس کا غصہ انتہا کو پہونچ گیا، اس نے اپنے بھائی کلیلہ سے اس کی شکایت کی اور اس سے کہا: بھائی جان تم میری رائے کے نقصان اور کوتاہی، میرے اپنے ساتھ معاملے، شیر کو نفع پہونچانے کی میری فکر اور میری اپنے ذات سے غفلت کے بارے میں تعجب نہ کرو، یہاں تک کہ میں نے بیل کو شیر کے پاس لے آیا، جس نے مجھ سے بڑا رتبہ حاصل کرلیا۔

کلیلہ نے کہا: تم اس بارے میں اپنی رائے اور اپنے عزم وارادہ کا اظہار کرو، دمنہ نے کہا: مجھے تو آج یہ امید نہیں ہے کہ شیر کے پاس میرے موجودہ مقام ومرتبہ میں مزید کچھ اضافہ ہوجائے؛ لیکن میں اپنے سابقہ مقام ومرتبہ کے بحالی کے لئے کوشاں ہوں، تین چیزیں ایسی ہیں کہ عقلمند شخص کو اس کے بارے میں غور وفکر اور اپنی سعی اور کوشش سے اس کے لئے تدبیر کرنا چاہیے، ایک یہ کہ گذشتہ نفع ونقصان پر نظر کرے، گذشتہ نقصانات سے بچے؛ تاکہ پھر دوبارہ نقصان نہ ہو، گذشتہ منافع کے حصول کی جستجو اور تدبیر کرے، دوسرے موجودہ منافع ونقصانات میں نظر کرے، منافع کے بارے میں اطمینان حاصل کرے، نقصانات سے فرار اختیار کرے، تیسرے مستقبل میں متوقع منافع اور نقصانات کا اندازہ کرے؛ تاکہ متوقع منافع کو پورا پورا حاصل کیا جاسکے، جن نقصانات کا خدشہ ہے اپنے کوشش سے ان سے بچنے کی کوشش کرے، جب میں نے اس معاملہ میں

جس سے اپنے مقام اور کھوئے ہوئے مرتبہ کی بحالی پر غور کیا تو مجھے سوائے اس کے کوئی تدبیر اور صورت نظر نہیں آئی کہ اس گھاس کھانے والے کے ساتھ مکر وفریب کیا جائے؛ یہاں تک کہ اس کی زندگی ہی کا خاتمہ کردیا جائے، اگر یہ شیر سے علحدہ ہوجائے تو میرا مقام دوبارہ بحال ہوجائے گا اور شاید یہ شیر کے حق میں بہتر ہوگا، کلیلہ نے کہا: مجھے بیل کے بارے میں شیر کی رائے اور اس کے پاس اس کی قدر ومنزلت اور مقام ومرتبہ میں کوئی عیب اور بُرائی نظر نہیں آتی ہے، دمنہ نے کہا: چھ چیزوں کی وجہ سے بادشاہ مغلوب ہوجاتا ہے اور اس کا معاملہ بگڑ جاتا ہے، محرومی، فتنہ وفساد، خواہشات، بدکلامی، زمانہ اور بیوقوفی۔

محرومی یہ ہے کہ: بادشاہ نیکوکار معاونین، خیر خواہ لوگوں، صاحب رائے، بہادر وامانت دار منتظمین سے محروم ہوجائے اور اس طرح کے لوگوں کی تلاش وجستجو کو بھی وہ ترک کردے، فتنہ یہ ہے کہ: لوگ آپس میں لڑنے بھڑنے لگیں، خواہشات یہ ہیں کہ: بادشاہ گفتگو، لہوولعب، کھیل کود، شراب وشکار اور اس قسم کی چیزوں میں دلچسپی لینے لگے، بدکلامی یہ ہے کہ: وہ سخت روی اور درشت کلامی کو اپناتا جائے؛ حتیٰ کہ زبان کو گالی گلوج میں اور ہاتھ کو ناحق استعمال کے حوالے سے بے قابو چھوڑ دے، زمانہ یہ ہے کہ: لوگوں کو قحط، موت، پھلوں میں کمی، لڑائیوں اور اس جیسی چیزوں کا سامنا کرنا پڑے، بیوقوفی یہ ہے کہ: نرمی کی جگہ میں سختی اختیار کی جائے اور سختی کی جگہ نرمی، اور شیر بیل پر بے انتہا فریفتہ اور اس کا گرویدہ ہوگیا ہے، اسی کے بارے میں نے بتلایا ہے کہ یہ بادشاہ کے لئے نقصان اور عار کا سبب بن سکتا ہے، کلیلہ نے کہا: تم بیل پر کیسے قدرت حاصل کروگے، حالانکہ وہ تم سے زیادہ طاقتور، تم سے زیادہ بادشاہ کا معزز اور مددگار ہے؟ دمنہ نے کہا: تم میرے چھوٹے پن اور کمزوری کو نہ دیکھو؛ چونکہ چیزوں کا تعلق، قوت وکمزوری، جسم وجثہ کے بڑے یا چھوٹے ہونے سے نہیں ہوتا، بسا اوقات چھوٹا شخص اپنے مکر وتدبیر اور اپنی رائے سے وہاں پہونچ جاتا ہے جہاں بڑے بڑے طاقتور نہیں پہونچ پاتے، کیا تمہیں یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ ایک کمزور سے کوے نے اپنے مکروفریب سے ایک سانپ کو قتل

کردیا تھا؟ کلیلہ نے کہا: یہ کیسے ہوا تھا۔

دمنہ نے کہا: یہ بتایا جاتا ہے کہ ایک کوے کا پہاڑ پر درخت میں ایک گھونسلا تھا، وہیں قریب میں ایک سانپ کا بل تھا، جب کوا انڈے سے بچے نکالتا تو سانپ بچوں کے پاس جا کر انہیں کھالیتا، جب کوے کو اس کی اطلاع ملی تو بہت زیادہ غم زدہ ہوگیا، اس نے اپنے کسی گیدڑ دوست سے اس کی شکایت کی، اور اس سے کہا: میں نے کسی معاملے جس کا میں نے عزم مصمم کرلیا ہے تم سے مشورہ کرنے کا ارادہ کیا ہے، اس نے کہا: وہ کیا معاملہ ہے؟ کوّے نے کہا: میں نے یہ عزم کرلیا ہے کہ جس وقت سانپ سوجائے تو وہ اس کے آنکھوں میں چونچ مار کر اسے پھوڑ دے؛ تاکہ مجھے اس سے آرام مل جائے، گیدڑ نے کہا: جو تدبیر تم نے کی ہے وہ کتنی بری تدبیر ہے؟ کوئی ایسی چیز ڈھونڈ نکالو کہ جس سے اپنے آپ کو دھوکہ اور خطرہ میں ڈالے بغیر اپنے مقصد کو حاصل کرلو، اس بارے میں تمہاری مثال اس بطخ کے مانند نہ ہوجائے جس نے کیکڑے کو قتل کرنا چاہا اور اپنے آپ کو قتل کرلیا، کوّے نے کہا: یہ کیسے ہوا؟ گیدڑ نے کہا: کسی بطخ نے ایک جھاڑی میں جہاں بے انتہا مچھلیاں تھیں اپنا گھونسلا بنایا، اس نے وہاں ایک لمبی مدت زندگی گذاری، پھر بوڑھا ہوگیا، اس کے اندر شکار کی صلاحیت نہ رہی، اسے سخت اور بہت زیادہ پریشانی لاحق ہوئی غم زدہ ہوکر بیٹھ گیا اور اپنے بارے میں تدبیر کرنے لگا، اس کے پاس سے ایک کیکڑے کا گذر ہوا، اس نے اس کی یہ حالت اور غم واندوہ کی کیفیت دیکھی تو اس کے قریب گیا، اور کہا: اے پرندے! تم اس طرح غم زدہ شکستہ خاطر اور ملول کیوں نظر آرہے ہو؟ بطخ نے کہا: میں افسردہ اور آزردہ کیوں کر نہ ہوتا، میرا گذر یہاں کی مچھلیوں کے شکار سے ہوتا تھا، میں نے آج دو شکاریوں کو یہاں سے گذرتے ہوئے دیکھا ہے، وہ آپس میں یوں کہہ رہے تھے: یہاں بہت ساری مچھلیاں ہیں، کیا ہم پہلے اس کا شکار نہ کرلیں؟ دوسرے نے کہا: میں نے ایک دوسری جگہ اس سے زیادہ مچھلیاں دیکھی ہیں، وہیں سے ہم شروعات کرتے ہیں، پہلے ہم وہاں سے فارغ ہوجائیں تو یہاں آکر اِسے ختم کردیں گے، مجھے یہ یقین ہے کہ جب وہ وہاں کے شکار سے فارغ ہوجائیں گے،

تو اس جھاڑی میں آئیں گے اور یہاں کی مچھلیوں کا شکار کرلیں گے، اگر اس طرح ہوجاتا ہے تو اس سے میری ہی ہلاکت اور میری مدتِ حیات کا خاتمہ ہے کیکڑا اسی وقت مچھلیوں کی جماعت کے پاس گیا، اور انھیں اس کی اطلاع دی، وہ بطخ کے پاس آکر مشورہ کرنے لگیں، انہوں نے بطخ سے کہا: ہم تم سے مشورہ کرنے کے لئے آئیں ہیں؛ چونکہ عقلمند اپنے دشمن سے مشورہ کرنے سے نہیں چوکتا، بطخ نے کہا: شکاریوں کا مقابلہ تو یہ میرے بس کی چیز نہیں ہے، مجھے یہی ایک تدبیر سمجھ میں آرہی ہے کہ یہیں قریب میں ایک تالاب میں چلا جایا جائے، جس میں مچھلیاں اور بہت سارا پانی اور بانس وغیرہ ہیں، اگر تم وہاں چلے جاؤ تو اس میں تمہاری بہتری اور درستگی ہے، مچھلیوں نے اس سے کہا: یہ احسان ہم پر تمہارے سوا کوئی نہیں کرسکتا، یہ بطخ ہر دن دو مچھلیوں کو اٹھا کر قریبی ٹیلوں پر لے جاتا اور انھیں کھا جاتا، ایک دن وہ دو مچھلیوں کو لینے کے لئے آیا تو کیکڑا اس کے پاس آیا، اور کہا: مجھے بھی یہاں ڈر لگنے لگا ہے اور یہ جگہ میرے لئے غیر مانوس ہوگئی ہے، مجھے بھی اس تالاب میں لے جاؤ، جب وہ اسے لے کر اڑا اور اس ٹیلے کے پاس پہونچا جہاں وہ مچھلیاں کھاتا تھا تو کیکڑے نے دیکھا کہ وہاں مچھلیوں کی ہڈیوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے تو اسے پتہ چل گیا کہ یہ اسی بطخ کا کام ہے، اور وہ اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کرنا چاہتا ہے، اس نے اپنے دل میں کہا: اگر دشمن سے ایسی جگہ ملاقات ہوجائے جہاں اس کی ہلاکت یقینی ہو تو خواہ وہ اس سے قتال کرے یا نہ کرے، اسے چاہئے کہ اپنی ذات کی حفاظت اور دماغ کے لئے قتال کرے، پھر اس نے اپنے ڈنک بطخ کی گردن کے پاس لے جا کر اس سے اس کے گلے کو دبا ڈالا، اس کی وجہ سے وہ مرگیا، کیکڑا وہاں سے بچ کر مچھلیوں کے گروہ کے پاس آیا اور انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا، میں نے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے کہ بعض تدابیر خود تدبیر کرنے والے کی ہلاکت کا سبب بن جاتے ہیں؛ لیکن تمہیں ایک ترکیب ایسی بتلاتا ہوں اگر تم اسے اپنا لوگے تو تمہارے ہلاکت میں پڑے بغیر سانپ مرجائیگا اور تم صحیح سالم رہوگے، کوّے نے کہا: وہ ترکیب کیا ہے؟۔

گیدڑ نے کہا: جاؤ، جا کر اپنے اڑنے کے دوران شاید تمہیں عورتوں کے زیورات

ہاتھ لگیں، اسے اچک کر لے آؤ، پھر اس طرح نیچے اڑتے رہو کہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاؤ، سانپ کی بل کے پاس آکر وہاں زیور کو پھینک دو، لوگ دیکھیں گے تو اپنے زیور لے لیں گے اور تمہیں سانپ سے نجات دلا دیں گے، کوّا آسمان میں چکّر لگاتا رہا، بڑے گھرانے کی ایک عورت کو چھت پر غسل کرتے ہوئے دیکھا، اس نے اپنے کپڑے اور زیورات ایک طرف رکھ دیئے تھے، کوّا نیچے اترا اور عورت کے زیورات میں سے ہار کو اچک کر لے اڑا، لوگوں نے اس کا پیچھا کیا، وہ نیچے نیچے اس طرح اڑتا رہا کہ ہر شخص اسے دیکھ رہا تھا، وہ ہار لے کر سانپ کے بل کے پاس آیا اور وہاں ہار کو ڈال دیا، لوگ کوے کو دیکھ ہی رہے تھے، جب وہ وہاں پہونچے تو انہوں نے ہار لے لیا اور سانپ کو قتل کر ڈالا۔

میں نے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے؛ تاکہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ تدبیر وہ کام کرتی ہے جو قوت وطاقت سے بھی انجام نہیں دیا جا سکتا، کلیلہ نے کہا: اگر بیل میں اس کی طاقت وقوت کے ساتھ اس کی اصابت رائے نہ ہوتی تو تمہارے کہنے کے مطابق ہو سکتا تھا؛ لیکن بیل اپنی قوت وطاقت سمیت درست رائے اور سمجھ بوجھ رکھتا ہے، تم اس پر کیا قابو کیسے پا سکتے ہو؟ دمنہ نے کہا: بیشک بیل قوت وطاقت، رائے اور مشورہ میں ویسا ہی ہے جیسا تم نے بتایا، لیکن میری برتری، فضیلت کا قائل ہے، میں اسے اس طرح پچھاڑ سکتا ہوں جس طرح خرگوش نے شیر کو پچھاڑ دیا تھا، کلیلہ نے کہا: وہ کیسے؟۔

دمنہ نے کہا: بتایا جاتا ہے کہ ایک شیر ایسی جگہ رہتا تھا جہاں گھاس اور پانی وافر مقدار میں تھا، اسی جگہ اس پانی اور چراگاہ کی کشادگی اور پھیلاؤ کی وجہ سے بہت سارے دیگر وحشی جانور بھی رہا کرتے تھے؛ لیکن وہ شیر کے ڈر سے اس جنگل سے صحیح نفع نہیں حاصل کر پاتے تھے، وہ سارے اکٹھے ہو کر شیر کے پاس آئے اور اس سے کہا: آپ بڑی مشکل اور تکلیف کے بعد ایک جانور کو حاصل کر پاتے ہیں، ہماری ایک رائے ہے جس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور ہمارے لئے بھی امن ہے، اگر آپ ہمیں امان دیں گے اور خوف زدہ نہ کریں گے تو ہمارا یہ وعدہ ہے کہ ہم ہر روز ایک جانور تمہارے صبح کے کھانے میں بھیج دیں گے، شیر اس پر راضی ہو گیا، جانوروں نے بھی اس بات پر اتفاق کر لیا، اور وہ اپنے اس

عہدہ کو پورا کرتے رہے، ایک دفعہ ایک خرگوش کے نام قرعہ نکلا، اس نے جانوروں سے کہا: اگر تم لوگ میرا اس بارے ساتھ دو گے جس میں تمہارا ابھی کوئی نقصان نہیں ہے تو میں تمہیں شیر سے نجات دلا دوں گا، جانوروں نے کہا: تم ہمیں کیا کام سپرد کرو گے؟ اس نے کہا: تم لوگ اس شخص سے جو مجھے شیر کے پاس لے جائے گا اسے مجھے تھوڑی سی مہلت دینے کے لئے کہو، اس طرح کہ میں تھوڑی سی تاخیر کروں گا، جانوروں نے کہا: ایسا ہوسکتا ہے، خرگوش دیر سے چلا، حتیٰ کہ شیر کے صبح کے کھانے کا وقت گذر گیا، پھر وہ اکیلا آہستہ آہستہ وہاں پہنچا، شیر بہت بھوکا تھا، وہ غصہ میں آ گیا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھا، اس سے کہا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ کے پاس جانوروں کا ایلچی بن کر آ رہا ہوں، انہوں نے میرے ساتھ ایک خرگوش کو بھی بھیجا تھا، راستے میں ایک شیر میرے پیچھے پڑ گیا، اور اس خرگوش کو مجھ سے لے لیا، اس نے کہا: میں اس علاقے اور اس کے جانوروں کا زیادہ حق دار ہوں، میں نے کہا: یہ بادشاہ کی خوراک ہے، جانوروں نے اسے اس کے پاس بھیجا ہے، تم اسے غصہ نہ دلاؤ، اس نے آپ کو گالی گلوچ کیا، میں آپ کو اس کی اطلاع دینے کے لئے دوڑا ہوا چلا آیا، شیر نے کہا: میرے ساتھ آؤ، اور مجھے شیر کی جگہ دکھاؤ، خرگوش اسے صاف وشفاف پانی سے بھرے ہوئے ایک کنویں کے پاس لے گیا، اس میں جھانک کر کہنے لگا: یہ وہ جگہ ہے، شیر نے بھی جھانکا، وہاں اس نے اپنے اور خرگوش کے سائے کو پانی میں دیکھا، تو اسے اس کی بات کا یقین ہو گیا، شیر اس سے لڑنے کے لئے اس کی جانب کود پڑا، اس طرح کنویں میں ڈوب گیا، خرگوش جانوروں کے پاس واپس گیا اور انھیں شیر کے بارے میں اپنے کارنامے کو بتلایا۔

کلیلہ نے کہا: اگر تم بیل کو اس طرح مار سکو کہ اس میں شیر کے لئے کوئی نقصان نہ ہو تو مارو؛ چونکہ بیل نے مجھے، تمہیں اور دیگر لوگوں کو نقصان پہونچایا ہے، اگر تم اس کام کو شیر کو مارے بغیر انجام نہیں دے سکتے ہو تو پھر اس فعل پر اقدام نہ کرو، یہ میرے اور تمہارے جانب سے دھوکہ دہی شمار ہوگا، پھر دمنہ نے شیر کے پاس کئی دن تک آنا جانا چھوڑ دیا، پھر اس سے اس نے تنہائی میں ملاقات کی، اس سے شیر نے کہا: میں تمہیں ایک مدت سے نہیں دیکھ

رہاہوں،تم میرے پاس کیوں نہیں آتے؟کیا کسی خیر اور بھلائی کی وجہ سے تم نے آنا بند کیا ہے؟دمنہ نے کہا:بادشاہ سلامت!بھلا ہی ہو،شیر نے کہا:کیا کچھ حادثہ پیش آیا ہے؟دمنہ نے کہا:بادشاہ اور اس کا لاؤ لشکر جو نہیں چاہتے وہ کچھ پیش آیا ہے،اس نے کہا:ایسا کیا ہوا؟اس نے کہا:بہت بری بات ہوئی ہے،اس نے کہا:مجھے بتاؤ تو صحیح،دمنہ نے کہا:یہ بات ایسی ہے جسے سننے والا ناپسند کرے گا،اور اس کے کہنے والے کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے گی،بادشاہ سلامت!آپ فضل ومرتبت والے ہیں،اگر میں یہ ناپسندیدہ بات کہوں گا،آپ کی رائے میرے بارے میں یہ ہوگی کہ مجھے سخت سزا دیں،مجھے بھروسہ ہے کہ آپ میری نصیحت وخیر خواہی اور میری اپنی ذات پر آپ کو ترجیح کو جانیں گے،میرے لئے یہ چیز مانع بن رہی ہے کہ آپ کو جس چیز کی اطلاع میں دے رہا ہوں اس کی تصدیق نہیں کریں گے،لیکن جب مجھے یہ یاد پڑتا ہے اور میں یہ سوچتا ہوں کہ ہم درندوں کا وجود آپ سے وابستہ ہے تو مجھے اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا کہ میں اپنے لازمی اور واجبی حق کو ادا کروں،اگر آپ مجھے پوچھیں گے نہیں اور میں اندیشہ کروں گا کہ میری بات آپ قبول نہیں کریں گے،یوں کہا جاتا ہے کہ:جو شخص بادشاہ سے اپنی نصیحت کو اور بھائیوں سے اپنی رائے کو چھپاتا ہے،وہ اپنے آپ سے خیانت کرتا ہے،شیر نے کہا:یہ کیسے؟دمنہ نے کہا:مجھے ایک امانتدار اور سچے آدمی نے یہ بتلایا ہے کہ شتربہ نے آپ کے لاؤ لشکر کے سرکردہ لوگوں سے تنہائی میں گفتگو کی ہے اور کہا ہے:کہ میں نے شیر کو پرکھ لیا ہے اور اس کی رائے،تدبیر اور طاقت وقوت کا اندازہ کرلیا ہے،اس سے اس کی کمزوری،عاجزی وبے کسی کا پتہ چل گیا ہے۔

جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں سمجھ گیا کہ شتربہ خائن،غدار ہے اور آپ نے اسے بے پناہ اعزاز واکرام سے نوازا ہے،اور اسے اپنی طرح بنالیا ہے،یہ اپنے کو آپ کی طرح سمجھنے لگا ہے؛تاکہ جہاں آپ اس جگہ سے ہٹ جائیں گے،تو آپ کی بادشاہت اس کے حق میں ہوجائیگی،وہ آپ کے تعلق سے پوری کوشش اور جدوجہد کررہا ہے،یوں کہا جاتا ہے:جب بادشاہ کو کسی آدمی کی اس سے ہمسری کا پتہ چلے تو فوراً اسے نیچا

کردے، اگر وہ اس طرح نہیں کرتا ہے،تو وہ خودشکست خوردہ اور مغلوب سمجھا جاتا ہے،شتربہ ان تمام چیزوں کواچھی طرح جانتا ہے،عقل مند کسی بھی چیز کے بارے میں اس کی تکمیل اور وقوع پذیر ہونے سے پہلے تدبیر کرلیتا ہے،اس طرح واقعہ درپیش ہوجائے یہ ناممکن نہیں ہے،اور نہ یہ ناممکن ہے کہ آپ اس کا تدارک نہ کر پائیں، یوں کہا جاتا ہے کہ: آدمی تین طرح کے ہیں: ایک محتاط شخص، دوسرے غیر معمولی محتاط شخص، تیسرا نکما، پھوہڑ شخص، پختہ کار شخص وہ ہوتا ہے: جب اس پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو وہ اس سے خوف نہیں کرتا، اور نہ اس کے دل پر کسی قسم کا کوئی خطرہ گذرتا ہے، اسے اپنی چالاکی، اور تدابیر سے اس مصیبت سے نکلنے کی امید ہوتی ہے، اس سے زیادہ محتاط، پیش قدمی کرنے والا، تیار شخص وہ ہوتا ہے: جو مصیبت کا اندازہ وقت سے پہلے کرلیتا ہے، اسے بے انتہا اہمیت دیتا ہے، اور اس کے لئے ایسی تدبیر کرتا ہے گویا وہ اس میں لگا ہوا ہے، بیماری کے آنے سے پہلے اس پر بند لگا دیتا ہے، واقعہ پیش آنے سے پہلے ہی اس کا دفاع کرتا ہے، نکما، کمزور شخص اپنی ہلاکت تک پس وپیش، تمناؤں آرزؤں اور ٹال مٹول ہی میں رہتا ہے، ان تینوں کی مثال تین مچھلیوں کی سی ہے، شیر نے کہا: یہ کیسے ہوا؟

دمنہ نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ: ایک تالاب میں تین مچھلیاں رہا کرتی تھیں، ایک محتاط، دوسرے اس سے زیادہ محتاط اور دانا، تیسری نکمی اور کمزور، یہ تلاب کچھ بلندی پر تھا، اس کے قریب کوئی نہیں آتا تھا، اسی کے قریب ایک بہتی نہر تھی، ایک دفعہ اس نہر کے پاس دو شکاریوں کا گذر ہوا، انہوں نے اس تالاب کو دیکھا، انہوں نے اپنے جالے کر یہاں آنے اور جو کچھ مچھلیاں یہاں ہیں اس کے شکار کر لینے پر اتفاق کیا، مچھلیوں نے ان دونوں کی گفتگو سنی، ان میں سب سے محتاط اور عقلمند نے جب ان دونوں کی بات سنی تو وہ ان سے ڈر گئی، وہ فوراً اسی وقت جس جگہ سے نہر کا پانی تالاب میں آتا تھا نکل گئی، جو محتاط تھی وہ اسی جگہ رہی، یہاں تک کہ وہ دونوں شکاری وہاں آگئے، جب اس نے شکاریوں کو دیکھا اور ان کے ارادہ کو بھانپ گئی تو فوراً جہاں سے پانی تالاب میں آتا تھا نکلنے کے لئے چلی گئی، دیکھا کہ انہوں نے اس جگہ بند لگا دیا ہے، اس وقت اس نے

کہا: میں نے زیادتی کی، یہ میری زیادتی کی سزا ہے، اس وقت کیا تدبیر ہوسکتی ہے؟ لیکن عقلمند، دانا شخص، غور وفکر کے منافع سے مایوس نہیں ہوتا ہے، وہ کسی بھی حال میں ناامید نہیں ہوتا، اور کبھی بھی تدبر وتفکر اور کوشش کو ترک نہیں کرتا، پھر مچھلی بتکلف اپنے مرجانے کا مظاہرہ کرنے لگی، وہ کبھی اپنی پیٹھ کے بل اور کبھی اپنے پیٹ کے بل پانی پر الٹ پلٹ کرتی، شکاریوں نے اسے اٹھا کر نہر اور پانی کے درمیان خشک جگہ پر رکھا، وہ فوراً نہر میں چھلانگ لگا دی اور اس طرح بچ گئی، نکمی اور کمزور مچھلی پس وپیش میں رہی اور شکار ہوگئی۔

شیر نے کہا: میں یہ سمجھ چلا ہوں، میں یہ نہیں سمجھتا کہ شیر مجھے دھوکہ دے گا، اور نہ وہ میرے لئے کسی مصیبت کی توقع کرے گا، وہ یہ کچھ کربھی کیسے سکتا ہے؟ حالانکہ اس نے مجھ میں کوئی بُرائی ہی نہیں دیکھی ہے، اور اس نے اس کے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کی ہے، اور اس ہر تمنا اور خواہش کو پوری کی ہے، دمنہ نے کہا: کمینہ شخص نفع بخش اور خیر خواہ ہی رہتا ہے، جب وہ اس مقام پر پہونچ جاتا ہے جس کا اہل ہی نہیں، اس مقام پر پہونچنے کے بعد اس سے اونچے مقام کا خواہاں ہوتا ہے، خصوصاً یہ عادت خائن اور فاجر لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے، کمینہ، بدطینت شخص بادشاہ کی خدمت اور اسکو نصیحت ڈرتے اور سہمتے ہوئے کرتا ہے، جب وہ بالکل بے نیاز ہوجاتا ہے، اور اس کا ڈر اور خوف جاتا رہتا ہے تو وہ اپنی اصلیت پر لوٹ آتا ہے، کتے کی اس دم کے مانند جو ٹھیک کرنے کے لئے باندھ کر رکھی جاتی ہے، جب تک وہ بندھی ہوتی ہے سیدھی اور ٹھیک رہتی ہے، پھر جب اسے کھول دیا جاتا ہے تو پہلے کی طرح ٹیڑھی ہوجاتی ہے۔

بادشاہ سلامت! یہ جان لیں کہ جو شخص اپنے خیر خواہوں کی اس نصیحت کو جو اس پر گراں بار ہوتی ہے نہیں قبول کرتا ہے تو اس کی رائے قابل اعتبار نہیں سمجھی جاتی ہے، اس مریض کی طرح جو ڈاکٹر کی بتائی ہوئی چیزوں کو چھوڑ کر اپنے خواہشات کی جانب توجہ کرتا ہے، بادشاہ کے معاونین کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ بادشاہ کو اس چیز کی ترغیب دیں، جس سے اسکی قوت وطاقت اور اس کی زیب وزینت میں اضافہ ہو، اور اس کو نقصان دہ اور عیب دار چیز وں سے روکیں، سب سے بہتر بھائی اور بہترین مددگار وہ ہوتے ہیں جو خیر خواہی

اور نصیحت میں بہت کم نرم گوشہ اختیار کرتے ہیں، بہترین مددگار وہ ہوتے ہیں جن کا انجام بہتر ہوتا ہے، بہترین عورت وہ ہوتی ہے جو اپنے شوہر کی پیروی کرے، بہترین تعریف وہ ہوتی ہے جو نیک لوگوں کی زبانی ہو، باعزت وباعظمت بادشاہ وہ ہوتا ہے، جس میں غرور وتکبر کا شائبہ بھی نہ ہو، بہترین اخلاق وہ ہوتے ہیں جو تقویٰ وپرہیزگاری کے لئے معاون ہوں، یوں کہا جاتا ہے کہ: اگر کوئی آگ کو تکیہ بنالے اور سانپوں کو بستر تو ظاہر ہے کہ اسے اچھی طرح نیند نہیں آسکتی، اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کی دشمنی کو محسوس کرے، جس سے وہ اسے نقصان پہونچانا چاہتا ہو تو وہ اس سے مطمئن نہ رہے، سب سے کمزور بادشاہ وہ ہوتا ہے جو نرم خو ہوتا ہے اور کی نظر مستقبل پر بہت کم ہوتی ہے، بادشاہوں میں بے قابو ہاتھی کے مانند وہ ہوتا ہے جو کسی چیز پر توجہ ہی نہیں کرتا، اگر اسے غمگین کرنے والا کوئی معاملہ پیش آئے تو اس کے بارے میں لاپرواہی سے کام لیتا ہے، اگر اسے کسی معاملہ میں نقصان ہوتا ہے تو اسے اپنے ہم جولیوں پر ڈال دیتا ہے، شیر نے کہا: تم نے بہت سخت بات کہی، ناصح اور خیر خواہ کی بات قابل قبول ہوتی ہے، اگر تمہارے کہنے کے مطابق شتر بہ میرا دشمن ہے تو وہ مجھے نقصان بھی نہیں پہونچا سکتا ہے، وہ مجھے نقصان پہونچا بھی کیسے سکتا ہے؛ حالانکہ وہ گھانس خور اور میں گوشت خور ہوں؟ وہ تو میر غذا ہے، مجھے اس کا کوئی خوف نہیں ہے، میں نے جو اسے امان دے رکھی ہے، اس کا جو اعزاز واکرام کیا ہے، اور اس کی جو تعریف وتوصیف کی ہے اس کے بعد اس کو دھوکہ دینے کا کوئی راستہ نہیں رہ جاتا ہے، گرچہ وہ میرے سلوک کے خلاف رویہ اختیار کرے، میرے رائے کو غلط ٹھہرائے، میری ذات کو مجہول اور ناواقف قرار دے، اور میرے ساتھ عہد شکنی ہی کیوں نہ کرے؟ دمنہ نے کہا: آپ اپنے اس بات سے دھوکہ میں نہ مبتلا ہوجائے، کہ وہ میری غذا ہے اور مجھے اس سے کوئی خوف بھی نہیں ہے، اگر شتر بہ خود سے آپ کو نقصان نہ پہونچا سکے تو وہ دوسرے آدمی کے ذریعے آپ کے لئے تدبیر کرے گا، یوں کہا جاتا ہے کہ: اگر کسی وقت تمہاری پاس کوئی مہمان آئے، اگر تم اس کے اخلاق سے واقف نہ ہو تو تم اپنے بارے میں اسے مطمئن نہ رہو، اور نہ تمہیں یہ اطمینان رہے کہ اس کی وجہ سے تمہیں وہ

صورتحال نہ پیش آئے گی جو بجّو کو پسّو (مچھر) کی جانب سے پیش آئی تھی، شیر نے کہا: یہ کیسے ہوا؟

دمنہ نے کہا: بتایا جاتا ہے کہ بجّو (کھٹمل) نے ایک عرصے سے ایک مالدار کے بستر کوٹھکانہ بنایا ہوا تھا، وہ اس کی بے شعوری کی حالت میں اس کا خون چوس لیتا، اور بالکل آہستہ چال چلتا، وہ ایک زمانہ تک ایسا ہی کرتا رہا، ایک رات اس کے پاس پسو (مچھر) مہمان ہوا، اس نے پسو سے کہا: ہمارے یہاں بہترین خون اور بہترین بستر میں ایک شب گذاری، پسو اس کے پاس رہا، جب وہ شخص اپنے بستر پر آکر لیٹ گیا، تو پسو (مچھر) اس پر ٹوٹ پڑا، اسے بری طریقے سے کاٹ کر جگادیا، اس کی نیند اڑ گئی، وہ آدمی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا، اور بستر کو تلاش کرنے کو کہا، اس نے دیکھا تو اسے وہاں کھٹمل کے سوا کچھ نظر نہ آیا، تو اس نے اسے لے کر مسل دیا، اور مچھر بھاگ گیا۔

میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ بدمعاش کی بدمعاشی سے کوئی محفوظ نہیں رہتا ہے، اگر وہ اس بارے میں کچھ کمزوری بھی پڑ جائے تو برائی اسی کی وجہ سے وجود میں آتی ہے، اگر تم شتربہ سے خوف نہ بھی کر رہے ہو تو تمہیں کم از کم تمہارے اس لشکر سے خوف کرنا چاہیئے،، جن کو اس نے بغض وحسد اور عداوت ودشمنی پر ابھار رکھا ہے، دمنہ کی باتیں شیر کے دل میں اثر کر گئیں، شیر نے کہا: اس وقت تمہاری کیا رائے ہے؟ تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ دمنہ نے کہا: ٹوٹے ہوئے دانت والا شخص جب تک اس کے دانت کو نکال نہیں دیا جاتا وہ برابر پریشانی، اذیت اور تکلیف میں رہتا ہے، جو کھانا الٹی متلی اور پریشانی کا باعث ہو، راحت وآرام اس کے پھینک دینے ہی میں ہے، جس دشمن سے خوف واندیشہ ہو اس کا علاج اس کو قتل کر دینا ہے، شیر نے کہا: دیکھو اب میں شتربہ کی قربت اور نزدیکی کو ناپسند کر رہا ہوں، میں کسی کو بھیج کر اپنی دلی حالت سے مطلع کر دونگا، پھر میں اس سے یہ کہوں گا: کہ وہ جہاں چاہے چلا جائے، دمنہ کو اس بارے میں فکر دامنگیر ہوئی کہ شیر جب اس بارے میں شتربہ سے بات کرے گا اور اس کے جواب کو سنے گا، تو اس کے جھوٹ پر مطلع ہو جائے گا، اس کی دھوکا دہی اور کذب بیانی کا اسے پتہ چل

جائے گا، اور اس کی بات اس سے پوشیدہ نہیں رہے گی، دمنہ نے شیر سے کہا: جہاں تک تمہارے قاصد کو بھیجنے کی بات ہے تو میں اس کی رائے نہیں دے سکتا، بادشاہ اس بارے میں خود غور وفکر کرے؛ چونکہ اگر شتربہ کو اس بارے اطلاع ہو جائے گی، تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ بادشاہ سے جلد ہی دشمنی کرنے لگے، اس طرح اگر وہ آپ سے مقابلہ بھی کرے گا تو تیار ہو کر کرے گا، اگر وہ یہاں سے چلا بھی جائے گا تو اس طرح کہ اس سے آپ کی کمی اور نقص کا اظہار ہوگا، اور یہ آپ کے لئے شرمندگی کا باعث ہوگا، عقلمند بادشاہ، جو گناہ اعلانیہ نہیں کئے جاتے اس کی سزا کا بھی اعلان واظہار نہیں کرتا، بادشاہوں کے یہاں ہر گناہ اور غلطی کی سزا ہوا کرتی ہے، علانیہ گناہ کی سزا بھی اعلانیہ ہوا کرتی ہے، خفیہ اور پوشیدہ گناہ کی سزا بھی پوشیدہ ہوتی ہے، شیر نے کہا: اگر بادشاہ کسی کو محض گمان اور اندیشے کی بناء پر بغیر یقینی جرم کے سزا دیتا ہے، تو وہ خود اپنے آپ کو سزاوار ٹھہرا رہا ہے، اپنے اوپر ہی ظلم کر رہا ہے، دمنہ نے کہا: اگر بادشاہ کی اس بارے میں یہی رائے ہے تو بادشاہ جس وقت شتربہ اس کے پاس آئے تو تیار ہو کر رہیں، ہوسکتا ہے کہ اس کی جانب سے آپ کو دھوکہ یا کسی قسم کی غفلت ہو جائے، جس وقت وہ بادشاہ کے پاس آئے گا، میرا خیال ہے وہ اس کے ارادہ اور برائی کو بھانپ جائیں گے، اس کی نشانی یہ ہوگی کہ اس کا رنگ بدلا ہوا ہوگا، اس کے اعضاء پر کپکپی طاری ہوگی، وہ دائیں بائیں دیکھتا ہوگا، اور اپنے سینگوں کو حرکت دے رہا ہوگا، گویا وہ سینگ مارنے اور لڑائی کا ارادہ رکھتا ہو، شیر نے کہا: میں اس سے محتاط رہوں گا، اگر مجھے اس میں تمہاری ذکر کردہ علامتیں نظر آجائیں تو مجھے پتہ چل جائے گا، اور اس کے معاملے میں مجھے کوئی شک نہیں رہ جائے گا۔

جب دمنہ شیر کو بیل کے خلاف اکسا چکا، اور اس نے یہ جان لیا کہ اس کی مطلوبہ چیز اس کے دل میں گھر گئی ہے، اور وہ بیل سے احتیاط برتے گا، اور اس کے لئے ہر وقت تیار رہے گا، تو اس نے بیل کے پاس جا کر اس کو شیر کے خلاف اکسانا چاہا، اس نے یہ چاہا کہ وہ بیل کے پاس شیر ہی طرف سے جائے؛ چونکہ اسے یہ اندیشہ تھا کہ شیر کو کسی طرح اصلی احوال کی اطلاع ہو جائے اور وہ اسے اذیت اور تکلیف پہونچائے، اس نے

کہا: بادشاہ سلامت! کیا میں شتربہ کے پاس ہوکر نہ آؤں، اس طرح اس کے احوال، اس کے معاملے کو دیکھوں اور اس کی بات چیت کو سنو، شاید کہ مجھے بھی اس کی خفیہ (پلان) کا پتہ چل جائے، اور میں بادشاہ کو اس کی اطلاع دوں، شیر نے اسے اس کی اجازت دے دی، وہ شتربہ کے پاس نہایت مغموم، رنجیدہ اور افسردہ بن کر گیا، جب بیل نے اسے دیکھا تو اسے مبارک بادی دی، اور کہا: تم میرے پاس کیوں نہیں آرہے ہو؟ تم کئے دن سے دکھائی نہیں پڑ رہے ہو، خیر تو ہے، دمنہ نے کہا: کیوں کر وہ شخص اطمینان وسکون میں رہ سکتا ہے جو خود اپنی ذات کا مالک نہ ہو، اس کا سارا معاملہ غیر معتبر لوگوں کے ہاتھ میں ہوں، اور خطرات اور اندیشے ہر گھڑی اس کے ساتھ لگے رہتے ہوں، شتربہ نے کہا: کیا ہوگیا ہے؟ دمنہ نے کہا: تقدیر میں جو تھا وہ ہو چکا، اور کون شخص قضاء وقدر پر غلبہ پاسکتا ہے، اور کون شخص ایسا ہے جس کو دنیا میں بڑے بڑے معاملات درپیش ہوئے ہوں اور وہ حیرت زدہ نہ رہ گیا ہو؟ کون شخص ایسا ہے جس نے خواہشات کی پیروی کی ہو اور نقصان نہ اٹھایا ہو؟ کون ایسا شخص ہے جس نے کمینوں سے کوئی فرمائش کی ہو اور محروم نہ رہا ہو؟ کون ایسا شخص ہے جس نے بدطینت لوگوں سے میل جول رکھا ہو اور مامون رہا ہو؟ کون ایسا شخص ہے جس نے بادشاہ کی صحبت اور رفاقت اختیار کی ہو اور اس کی جانب سے دائمی امن وراحت حاصل رہی ہو؟ شتربہ نے کہا: میں نے تمہاری گفتگو سنی، اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تمہیں شیر کے بارے میں کچھ شک وشبہ ہونے لگا ہے، شاید تم اس سے کسی معاملے میں گھبرا گئے ہو۔

دمنہ نے کہا: ہاں مجھے اس کے بارے میں شکوک وشبہات ہونے لگے ہیں؛ لیکن اپنے تعلق سے نہیں، شتربہ نے کہا: تمہیں کس کے بارے اس سے شبہ ہے؟ دمنہ نے کہا: تم میرے اور اپنے درمیان کے معاہدہ سے واقف ہو، مجھ پر تمہارا جو حق ہے اس سے بھی تم واقف ہو، جس وقت شیر نے مجھے تمہارے پاس بھیجا تھا، جو عہد وپیمان میں نے تم سے کیا تھا وہ بھی تم جانتے ہو، مجھے جس طرح کی اطلاع ملی ہے، اس کے مطابق شیر کی جانب سے مجھے جو خوف واندیشہ ہے اس سے تمہاری حفاظت کرنا اور اس کی اطلاع تم کو دینا میرے

لئے ضروری ہے،شتر بہ نے کہا:تمہیں کیا بات معلوم ہوتی ہے؟ دمنہ نے کہا: مجھے ایک سچے، باخبر شخص نے ،جس کی بات کے سلسلے میں کسی طرح کا شک نہیں کیا جاسکتا ہے،اس نے یہ بتایا کہ شیر نے اپنے بعض رفقاء وہم نشینوں سے یوں کہا ہے کہ: بیل کا موٹا پا مجھے اچھا لگنے لگا ہے،اس کی زندگی سے ہمیں کوئی ضرورت وابستہ نہیں ہے، جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی اور مجھے اس کی دھوکہ دہی،اور عہد شکنی کا علم ہوا تو میں اپنا حق بجالانے کے لئے تمہارے پاس آ گیا، کہ تم اپنے اس معاملہ میں کچھ تدبیر کرلو، جب شتر بہ نے دمنہ کی بات سنی اور دمنہ نے جو اس کے ساتھ عہد و پیماں کیا تھا وہ یاد آیا تو شیر کے بارے میں متفکّر ہو گیا،اس نے سونچا کہ دمنہ نے سچ کہا ہے اور وہ اس کے حق میں خیر خواہ ہے،اور اس کو یہ خیال ہوا کہ معاملہ ایسے ہی ہے جیسے دمنہ نے کہا ہے،اس معاملے نے اسے فکر میں مبتلا کردیا اور کہا :شیر مجھے دھوکا نہیں دے سکتا، میں نے اس کے بارے میں ایسا کوئی جرم ہی نہیں کیا ہے،اور نہ میں نے اس کے لشکر کے دیگر رفقاء کے ساتھ ایسا کوئی غلط معاملہ کیا ہے، مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ شیر کو جھوٹ کے سہارے میرے خلاف ابھارا گیا ہے،اور میرا معاملہ اس کے یہاں مشتبہ کردیا گیا ہے؛ چونکہ شیر کے ساتھ برے لوگ رہے ہیں،اسے ان کی جانب سے جھوٹ سے واسطہ پڑا ہے،دوسروں کی طرف سے جو باتیں اسے پہونچی ہیں وہ اس کی تصدیق کرتی ہیں؛ چونکہ بدمعاشوں کی صحبت کی وجہ سے اس کے ساتھی کو بھلے لوگوں کے حوالے سے بدظنی ہوجاتی ہے،اور غلط تجربات سے گذرنا پڑتا ہے، جیسے اس بطخ کو اس طرح کی غلطی کا سامنا کرنا پڑا تھا جس کے بارے میں یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ:

اس نے پانی میں تارے کی روشنی دیکھی تو اسے اس نے مچھلی تصور کیا، پھر اس کے شکار کرنے کی کوشش کی،اس نے اس طرح کی کئی مرتبہ کوشش کی تو اسے پتہ چلا کہ کوئی شکار کے قابل چیز نہیں ہے،لہٰذا اس نے اسے چھوڑ دیا، پھر دوسرے دن اس نے وہاں ایک مچھلی دیکھی تو اسے کل کی طرح کوئی ناقابل شکار چیز تصور کیا،لہٰذا اس نے مچھلی کو یوں ہی بغیر شکار کئے چھوڑ دیا، اگر شیر کو میرے بارے میں جھوٹ بات معلوم ہوئی ہے،اس نے اس کی تصدیق کی ہے،اور میرے بارے میں اس بات کو صحیح جانا ہے تو دوسروں کی سی

حالت مجھے بھی درپیش ہوگی، اور اگر اسے میرے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں ہوئی ہے، بغیر کسی وجہ کے وہ میرے ساتھ برائی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے تو یہ نہایت ہی تعجب خیز معاملہ ہے، یوں کہا جاتا ہے کہ: تعجب خیز چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ساتھی کی رضا وخوشنودی کا طالب ہو اور وہ اس سے خوش نہ ہو، اس سے زیادہ تعجب خیز وحیرت انگیز چیز یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو خوشنودی ورضا جوئی کی جستجو میں اس سے ناراض ہو جائے، اگر یہ کینہ اور دشمنی کسی وجہ اور سبب سے ہے تو رضامندی اب بھی برقرار ہے، اور معافی کی امید کی جاسکتی ہے، اور اگر یہ دشمنی بنا کسی سبب اور علت کے ہے تو امید بالکل ختم ہو جاتی ہے؛ چونکہ اگر غصہ کی کوئی وجہ موجود ہے تو اس معاملے میں معافی تلافی کے ذریعے رضا کو حاصل کرنے کی امید کی جاسکتی ہے میں نے یہ دیکھ لیا ہے، مجھے میرے اور شیر کے درمیان کسی جرم یا کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی کا پتہ نہیں چلا ہے، اللہ کی قسم کوئی بھی شخص جس نے کسی دوسرے کی صحبت اختیار کی ہے تو وہ اپنے ساتھی کے معاملے میں ہر چیز کی رعایت نہ کر سکا ہے، اور نہ وہ ہر چھوٹی بڑی چیز میں اپنے ساتھی کی ناپسندیدگی کی نگہداشت کر پایا ہے، عقل مند ، وفادار شخص کے پاس جب اس کے ساتھی سے کوئی لغزش ہو جاتی ہے تو وہ اس کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے اور اس کی غلطی خواہ وہ جانے میں ہو یا انجانے میں، اسکا اندازہ لگاتا ہے، پھر وہ یہ دیکھتا ہے کہ: اس کو درگذر کر دینے میں کسی نقصان یا عار کا اندیشہ ہے، پھر جس چیز کے بارے میں درگذر کیا جا سکتا ہے تو وہ اس پر مواخذہ اور پکڑ نہیں کرتا؟ اگر شیر مجھ پر کسی غلطی کا گمان کرتا ہے جو میرے علم میں نہیں ہے، ہاں میں نے بعض آراء میں اس کی خیر خواہی ہی میں اس کی مخالفت کی ہے، شاید اس نے اسے اپنے اوپر جرأت اور مخالفت باور کر لی ہو، میں اس بارے میں اپنا کوئی گناہ تصوّر نہیں کرتا ہوں؛ چونکہ میں نے بہت کم شاذ ونادر ہی، دین منفعت اور رشد وہدایت کے بارے میں مخالفت کی ہے، اور میں ان چیزوں کا اس کے لاؤ ولشکر اور اس کے رفقاء ومصاحبین کے سامنے ذکر نہیں کیا ہے، میں خلوت وتنہائی میں چپکے سے وقار وشائستگی کے ساتھ اس سے بات چیت کی ہے، مجھے پتہ ہے کہ جو شخص مشورہ کے وقت دیگر ساتھیوں، بیماری کے وقت ڈاکٹر اور شبہ وشک کے موقع

سے فقہاء سے آسانی اور سہولت کا طالب ہوتا ہے،تو وہ رائے اور مشورہ کے مفادات سے محروم ہوجاتا ہے اگر یہ ایسا کچھ نہیں ہے تو ہوسکتا ہے یہ بادشاہ کی نیم بیہوشی کی حالت ہو ؛چونکہ بادشاہ کی ہم نشینی اور رفافت،گرچہ وہ امن وسلامتی ،اعتماد،محبت ومؤدت وارحسنِ معاشرت ہی کے ساتھ کیوں نہ ہو،خطرناک ہوا کرتی ہے،اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے بعض اعتبار سے فضیلت ورتبہ حاصل ہے،یہی میرے لئے میری ہلاکت کی وجہ ہے،اگر نہ وہ اور نہ یہ تو یہ تقدیری فیصلے ہیں جوٹلائے نہیں جاتے ،تقدیر ہی شیر کی قوت وطاقت کوسلب کرکے اسے قبرستان پہونچا دیتی ہے،اور یہی کمزور اور نحیف شخص کو پاگل ہاتھی پر سوار کرادیتی ہے،اور یہی تقدیر زہریلی سانپ پر ایسے شخص کومسلط وماموری کردیتی ہے جو اس کے زہر کو نکال کر اس سے کھیلتا ہے،یہی کمزور وناتواں کو صاحب حوصلہ وتوانا بنادیتی ہے،یہی خوددار شریف کو پست وذلیل کردیتی ہے،تنگ دست کوکشادہ دست بنادیتی ہے،بزدلوں کوحوصلہ وہمت سے سرفراز کرتی ہے،یہ چیزیں اس وقت درپیش ہوتیں ہیں جب کہ مقدرات ان اسباب سے وابستہ ہوجائیں جن پر تقدیر کی بناء ہوتی ہے۔

دمنہ نے کہا:شیر نے یہ جوتمہارے ساتھ ارادہ کیا ہے نہ یہ شریروں کے اکسانے کی وجہ سے ہےاور نہ یہ بادشاہ کی بدہوشی اور نہ نیم بیہوشی کی حالت ہےاور نہ یہ دیگر دوسری چیزیں ہیں ؛لیکن یہ تو دھوکہ دہی اور فسق وفجور ہے؛چونکہ وہ بدکار،خائن ،دھوکہ باز اور کھانے کی لذت کا عادی ہے،جس کا آخری انجام بری موت ہے،شتربہ نے کہا:میرا یہ خیال ہے کہ حلوہ کو اگر چکھا جائے تو اس سے لذت محسوس ہوتی ہے؛لیکن اس کا آخری انجام موت ہوتا ہے،اگر مقدرات میں سے یہ نہ ہوتا جو میرا رتبہ شیر کے مقابل ہے کہ میں گھاس کھانے والا ہوں اور وہ گوشت کھانے والا ہے،اس پریشانی میں میری مثال اس شہد کی مکھی کی سی ہے جو کمل کے پھول پر بیٹھتی ہے،اس کی خوشبو اور اس کے مزے سے لطف اندوز ہوتی رہتی ہے،اس کی لذت وحلاوت اس کوقید وبند کی مصیبت میں مبتلا کردیتی ہے،رات ہوتے ہی وہ پھول بند ہوجاتا ہے،اور وہ اس میں الجھ کرفوت ہوجاتی ہے،جو شخص دنیا میں بقدر کفایت رزق پر قناعت نہیں کرتا،دیگر چیزوں کوبھی لالچ کی نگاہ سے

دیکھتا ہے، اور اس کے انجام کا خوف نہیں کرتا ہے تو اس کی مثال اس مکھی کے مانند ہے جو درختوں اور پھولوں پر اکتفا نہیں کرتی، اور اسی پر راضی نہیں ہوتی، بلکہ اس پانی کی تلاش وجستجو میں رہتی ہے جو ہاتھی کے کان سے بہتا ہے، ہاتھی اسے اپنے کانوں سے مار کر ہلاک کر دیتا ہے، جو شخص اپنی محبت وخیر خواہی ایسے شخص پر نچھاور کرتا ہے جو اس کی قدر نہیں کرتا وہ اس شخص کی طرح ہے جو بنجر زمین میں بیج بوتا ہے، جو شخص متکبر اور گھمنڈی شخص کو مشورہ دیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو مردے کو مشورہ دیتا ہے یا بہرے سے سرگوشی کرتا ہے، دمنہ نے کہا: یہ سب باتیں چھوڑ دو، اور اپنے لئے تدبیر کرو، شتربہ نے کہا: جب شیر مجھے کھانے کا اردے کر لیا ہے تو میں اب کیا تدبیر کروں اس کے علاوہ جو تم مجھے شیر کے عزم وارادہ اور اس کی بداخلاقی کو بتلایا ہے؟ دیکھو اگر اس نے میرے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی ہی کا ارادہ کیا ہے اور اس کے ہم جولیوں اور رفیقوں نے اپنے مکر وفریب کے ذریعے مجھے ہلاک کرنا چاہا ہے تو وہ اس طرح کر سکتے ہیں؛ چونکہ جب شاطر اور چالاک لوگ ایک ناکردہ جرم، بے گناہ شخص کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ اسے ہلاک کر سکتے ہیں، گرچہ یہ تمام لوگ کمزور ہی کیوں نہ ہو اور وہ تنہا شخص کس قدر طاقتور کیوں نہ ہو، جیسے بھیڑیا، کوے اور گیدڑ نے مکر وفریب، دھوکہ وبدیانتی سے اکٹھے ہو کر اونٹ کو مار دیا تھا، دمنہ نے کہا: یہ کیسے ہوا؟

شتربہ نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ لوگوں کے راستے اور گذرگاہ سے قریب ہی کسی جنگل میں ایک شیر رہا کرتا تھا، اس کے تین ساتھی تھے، ایک بھیڑیا، دوسرے کوا، اور تیسرا گیدڑ، اسی راستے سے چند چرواہے گذرے، ان کے ساتھ اونٹ تھے، ان میں سے ایک اونٹ پیچھے رہ گیا، وہ اسی جنگل میں چلا گیا، وہ اس طرح شیر کے پاس پہونچ گیا، اس سے شیر نے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: فلاں جگہ سے، شیر نے کہا: تمہاری حاجت وضرورت کیا ہے؟ اس نے کہا: بادشاہ جو حکم دیں، اس نے کہا: اس کشادگی ووسعت، امن وسکون اور سرسبز وشادابی میں ہمارے ہی پاس رہو، شیر اونٹ کے ساتھ ایک طویل مدت رہا، پھر شیر کسی دن شکار کی تلاش میں نکلا، ایک بڑے ہاتھی سے اس کا سامنا

ہوا، اس نے اس سے سخت مقابلہ کیا، اور ہاتھی سے نڈھال، بوجھل، زخموں سے چور حالت میں چھٹکارا حاصل کیا، اس سے خون بہہ رہا تھا، ہاتھی نے اسے اپنے دانتوں سے زخمی کردیا تھا، جب وہ اپنی جگہ پہنچا تو اس میں حرکت کرنے کی بھی صلاحیت نہیں تھی، شکار کی تلاش بھی اب اس کے بس کا نہیں رہا تھا، بھڑیا، کوااور گیدڑ بھی بغیر کھائے ایسے ہی کئی دن بھوکے رہے؛ چونکہ یہ لوگ شیر کے جھوٹے اور بچے ہوئے کھانے کو کھاتے تھے، وہ بے انتہا بھوکے ہوگئے، اور انھیں بہت زیادہ کمزوری لاحق ہوگئی، شیر بھی ان کی اس حالت کو جان گیا، شیر نے ان سے کہا: تمہیں اپنے کھانے اور غذا کے بارے میں بہت جدوجہد کرنی پڑرہی ہے، ان لوگوں نے کہا: ہمیں اپنی فکر نہیں ہے؛ لیکن ہم بادشاہ کو اس حالت زار میں دیکھ رہے ہیں، کاش ہم بادشاہ کے کھانے اور اس کی درستگی اور صحت کا سامان کردیتے! شیر نے کہا: مجھے تمہاری بھلائی اور خیر خواہی میں کوئی شک نہیں ہے؛ لیکن تم لوگ پھیل جاؤ، شاید کہ تمہیں کوئی شکار حاصل ہوجائے، تم اسے میرے پاس لے آؤ، اس سے میرے اور تمہارے کھانے کا نظم ہوجائے گا، بھیڑیا، کوااور گیدڑ شیر کے پاس سے نکلے، وہ ایک گوشے میں گئے، وہاں آپس میں مشورہ کیا، ان لوگوں نے کہا: ہمیں اس کھانے والے سے کیا واسطہ! نہ وہ ہمارے ہم رتبہ اور ہم مقام ہے اور نہ اس کی رائے ہماری طرح ہے، کیا ہم شیر کو بہلا پھسلا کر اسے کھانے پر ابھاریں اور ہم بھی اس کا گوشت کھالیں؟ گیدڑ نے کہا: ہم شیر کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرسکتے؛ کیونکہ اس نے اونٹ کو امان دیا ہے، اس سے عہد وپیمان کیا ہے اور اس کو پناہ دی ہے، کوے نے کہا: میں تنہا شیر کے معاملے سے نمٹ لوں گا، وہ وہاں سے چل کر شیر کے پاس آیا، اس سے شیر نے کہا: کیا کچھ ملا ہے؟ کوے نے کہا: اس کو کوئی چیز حاصل ہوسکتی ہے جو نہ دوڑتا اور نہ دیکھتا ہو، ہمارے اندر بھوک کی وجہ سے نہ دیکھنے کی طاقت ہے اور نہ دوڑنے کی طاقت؛ لیکن ہمیں ایک رائے سمجھ میں آئی ہے اور ہم نے اس پر اتفاق بھی کرلیا ہے، اگر بادشاہ سلامت بھی اس بارے میں ہماری موافقت کریں گے، تو ہم اس کام کو کر گذریں گے، شیر نے کہا: وہ کیا ہے؟ کوے نے کہا: یہ گھاس خور آسودہ حال اونٹ ہمارے بیچ بالکل بیکار اور نکما ہے، اس سے نہ کسی کوئی منفعت

ہے اور وہ کوئی مصلحت آمیز کام انجام دے سکتا ہے، جب شیر نے یہ بات سنی تو غضبناک ہو گیا، اور کہا: تمہارا یہ مشورہ کس قدر غلط ہے، تمہاری یہ بات کس قدر کمزور ہے، وعدہ وفائی اور رحم وکرم سے کس قدر دور ہے، تم اس لائق نہیں کہ تم اس قدر جرأت آمیز باتیں مجھ سے کرو، اور مجھ سے اس طرح مخاطب ہو؛ حالانکہ تم یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے اونٹ کو امان دے رکھی ہے، اور اس کو اپنی پناہ میں لے رکھا ہے، کیا یہ بات تمہیں نہیں معلوم کہ کوئی صدقہ اس سے بڑھ کر اجر وثواب والا نہیں ہے کہ تم کسی سہمے ہوئے خوف زدہ شخص کو امان دو، اور کسی مباح القتل شخص کی جان کی حفاظت کرو، میں نے اسے امان دے رکھا ہے میں اسے دھوکا نہیں دے سکتا، کوے نے کہا: میں بادشاہ سلامت کی بات سمجھ رہا ہوں؛ لیکن ایک گھرانے کو بچانے کے لئے ایک جان کا فدیہ دیا جا سکتا ہے، ایک قبیلہ کو بچانے کے لئے ایک گھر کو بطور فدیہ دیا جا سکتا ہے، سارے شہر کو بچانے کے لئے ایک قبیلہ کو بطور فدیہ دینا ممکن ہے، اور پورے شہر کو بادشاہ کی جان بچانے کے لئے بطور فدیہ دیا جا سکتا ہے، اور بادشاہ کو ضرورت درپیش ہوئی ہے، میں بادشاہ کو اپنے عہدے اور ذمے سے بری کرنے کے لئے ایسی راہ نکال دیتا ہوں کہ بادشاہ کو بالکل تکلیف اٹھانی نہ پڑے، نہ خود بادشاہ اس کام کو انجام دے اور نہ کسی کو اس کا حکم کرے، ہم ایک تدبیر ایسی کرتے ہیں کہ جس میں ہماری اور بادشاہ کی کامیابی وکامرانی ہو، شیر کوے کی اس بات پر خاموش ہو گیا، جب کوے کو شیر کی رضامندی کا علم ہوا تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا، ان سے کہا: میں نے شیر سے اونٹ کے کھانے کے بارے میں گفتگو کر لی ہے؛ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اور اونٹ شیر کے پاس اکھٹے جائیں، پھر ہم شیر کی مصیبت اور پریشانی کا ذکر کریں، اس کے معاملے میں دلچسپی اور اس کی اصلاح ودرستگی میں ہماری رغبت وچاہت کے طور پر اس کے لئے غم واندوہ کا اظہار کریں، ہم میں کا ہر شخص اپنے آپ کو شیر کے کھانے کے لئے پیش کرنے کا مظاہرہ کرے، تو بقیہ دو اس کا جواب دیں، اس کی رائے کو غلط ٹھرائیں اور اس کے کھانے کے نقصان کو بتلائیں، اگر ہم اس طرح کریں گے تو ہم تمام کے تمام محفوظ ومامون رہ جائیں گے اور شیر بھی ہم سے راضی ہو جائے گا؛ چنانچہ ان لوگوں نے ایسے ہی کیا، یہ لوگ شیر کے

پاس آئے، کوے نے کہا: بادشاہ سلامت آپ کو مقویات کی ضرورت ہے، ہم کو اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں؛ چونکہ ہماری زندگی کا دارومدار آپ ہی پر ہے، اگر آپ ہلاک ہوجائیں گے تو آپ کے بعد ہم میں سے کوئی زندہ نہیں رہ پائے گا، اور نہ ہماری زندگی میں کوئی برکت اور بھلائی ہوگی، تو بادشاہ سلامت مجھے ہی کھالیں، میں اس کے لئے اپنے طور پر راضی ہوں، بھیڑئے اور گیدڑ نے کہا: چپ رہو، تم کو کھانے میں بادشاہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اور نہ وہ تجھ سے آسودہ ہوسکتے ہیں، گیدڑ نے کہا: لیکن میں بادشاہ کو سیراب اور آسودہ کرسکتا ہوں؛ لہذا بادشاہ مجھے کھالیں، میں اس کے لئے راضی ہوں، اور اس کے لئے بطیب خاطر تیار ہوں، بھیڑئے اور کوے نے اس کی بات کی اس طرح تردید کی: تم تو بدبودار اور گندے ہو، بھیڑئے نے کہا: میں اس طرح نہیں ہوں، اس لئے بادشاہ مجھے کھالیں، میں بادشاہ کو اس کی اجازت دیتا ہوں، اور میں خوش دلی سے اس کے لئے تیار ہوں، کوے اور گیدڑ نے اس کی اس بات پر اعتراض کیا، اور کہا: طبیبو ں کا کہنا ہے کہ: جو شخص بھی اپنے آپ کو مروانا چاہے تو بھیڑئے کا گوشت کھائے، اونٹ نے سونچا کہ اگر وہ اپنے آپ کو کھانے کے لئے پیش کرے گا تو وہ اس کے لئے ایسے ہی اعذار پیش کریں گے، جس طرح انہوں نے ایک دوسرے کے لئے اعذار ڈھونڈ نکالے ہیں، اس طرح وہ بھی بچ جائے گا، اور شیر بھی اس سے راضی ہوجائے گا، اور وہ ہلاکت سے بچ جائے گا، اس نے کہا: لیکن بادشاہ مجھ سے سیراب اور آسودہ ہوسکتے ہیں، اور میرا گوشت بھی نہایت پاکیزہ اور مزیدار ہے، اور میرا پیٹ بھی صاف ستھرا ہے، بادشاہ سلامت مجھے کھالیں، اور اپنے رفیقوں اور خدمت گذاروں کو کھلادیں، میں اس کے لئے بخوشی تیار ہوں، ور میرا دل اس بارے میں مطمئن ہے، اور میں اس کی اجازت دیتا ہوں، کوے ، بھڑیئے اور گیدڑ نے کہا: اونٹ نے بالکل سچ کہا، اور فراخ دلی اور اعلی ظرفی کا مظاہرہ کیا، اور بالکل سوچ سمجھ کر کہا، پھر یہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے، اور اسے پھاڑ کر کھالیا۔

میں نے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے کہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ شیر کے رفقاء اور مصاحبین میرے قتل کے درپے ہو چکے ہیں ، میں ان کے دفاع اور اپنی حفاظت کی

استطاعت نہیں رکھتا، اگر شیر کی میرے بارے میں رائے اپنے ساتھیوں سے مختلف ہوتو بھی یہ چیز میرے لئے نفع بخش نہیں ہوگی، اور نہ یہ میرے کچھ کام آئے گی، یوں کہا جاتا ہے کہ: بہترین بادشاہ وہ ہے جو لوگوں میں عدل وانصاف کرے، اگر شیر کے دل میں رحمت وشفقت ہو بھی تو بہت ساری باتیں اس کے ارادے کو بدل دیں گی، چونکہ شکایتیں جب زیادہ ہو جاتی ہیں تو نرمی وشفقت دل سے نکل جاتی ہے، دیکھو پانی بات کی طرح نہیں ہوتا، اور پتھر انسان سے زیادہ سخت ہوتا ہے، پانی اگر پتھر پر مسلسل گرتا ہے تو وہ اس میں سوراخ کر کے ہی رہتا ہے، ایسے ہی بات انسان پر اثر کر کے رہتی ہے، دمنہ نے کہا: تم اب کیا کرنا چاہتے ہو؟ شتربہ نے کہا: میں قتل وقتال کے ذریعے محنت اور کوشش کروں گا، اپنی ذات اور نفس کے لئے مجاھدہ کرنے والے کے لئے، اگر اس کا یہ مجاھدہ اور کوشش حق کے خاطر ہوتو اس کا اجر وثواب، نمازی کی نماز، صدقہ کرنے والے کے صدقہ اور متقی کے تقوی وطہارت سے بڑھ کر ہوگا، دمنہ نے کہا: کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالے رکھے؛ حالانکہ وہ دوسرے راستے سے بھی اپنے مطلب کو پا سکتا ہے؛ لیکن ذی رائے اور عقلمند شخص لڑائی کو آخری حربے کے طور پر اپناتا ہے، اس سے پہلے رفق ونرمی اور تمام حیلے حوالے اختیار کرتا ہے، یوں کہا جاتا ہے: کہ کمزور اور ذلیل دشمن کو بھی حقیر نہ جانو، خصوصاً جب دشمن چالاک اور مکار ہو، اور اس کے اعوان وانصار بھی ہوں، تو شیر جو کہ جری، بہادر، توانا وطاقتور ہوتا ہے، تو اس کو کیوں کر حقیر اور ناتواں تصور کیا جا سکتا ہے؟ جو شخص دشمن کو اس کی کمزوری کی وجہ سے حقیر سمجھتا ہے، اس کو اسی طرح کی مصیبت لاحق ہوتی ہے، جو وکیل البحر (سمندر کے ایک جانور کا نام ہے) کو بگلے کی جانب سے لاحق ہوئی ہے، شتربہ نے کہا: یہ کیسے ہوا؟

دمنہ نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ: کوئی سمندری جانور جسے بگلہ کہا جاتا ہے، یہ ساحل سمندر پر رہتا تھا، اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی رہتی تھی، جب وہ انڈے دینے کے قابل ہوئی تو بیوی نے شوہر سے کہا: ہم انڈے دینے کے لئے کوئی محفوظ مقام تلاش کر لیں؛ چونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر پانی بڑھ جائے گا تو (وکیل البحر) سمندری

جانور ہمارے انڈے لے جائے گا،شوہر نے کہا: یہیں انڈے دو، چونکہ یہ جگہ ہمارے مناسب حال ہے، پانی اور پھل پھول بھی قریب ہی ہیں، بیوی نے کہا: اے لا پرواہ! اپنی نظر درست کر! مجھے وکیل البحر سے یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہمارے انڈے لے جائے، شوہر نے کہا: تم یہیں انڈے دو، وہ اس طرح نہیں کرے گا، بیوی نے کہا: یہ تمہاری کیسی ہٹ دھرمی ہے؟ کیا تمہیں اس کی دھمکی یاد نہیں ہے؟ کیا تم اپنی ذات اور قدر کو نہیں جانتے؟ شوہر اس کی بات ماننے سے انکار کرتا ہی رہا، جب اس کے بہت اصرار کے باوجود بھی اس نے اس کی بات نہیں مانی، تو بیوی نے شوہر سے کہا: جو خیر خواہ کی بات نہیں مانتا تو وہ اسی انجام سے دوچار ہوتا ہے جس سے کچھوا دوچار ہوا، جس وقت اس نے بطخوں کی بات نہیں مانی تھی، شوہر نے کہا: وہ کیسے ہوا؟

بیوی نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کسی تالاب کے پاس گھاس تھا، وہاں دو بطخ رہتے تھے، اس تلاب میں ایک کچھوا رہتا تھا، اس کے اور بطخوں کے درمیان گہری دوستی تھی، بطخوں نے کہا: السلام علیک! ہم پانی کی کمی وجہ سے یہاں سے جانے والے ہیں، کچھوے نے کہا: پانی کی کمی تو مجھ جیسے جانور پر ظاہر ہوتی ہے، میں تو اس کشتی کے مانند ہوں جو بغیر پانی کے نہیں چل سکتی، تم دونوں جہاں چاہے زندگی گذار سکتے ہو، مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ، بطخوں نے کہا: ٹھیک ہے، کچھوے نے کہا: مجھے اٹھا کر کیسے لے جاؤ گے؟ بطخوں نے کہا: ہم لکڑی کے دو کنارے پکڑ لیں گے، تم اس کے بیچ میں لٹک جانا، اس طرح ہم تمہیں فضا میں لے اڑیں گے؛ اگر تم لوگوں کو بات کرتے ہوئے سنو تو خاموش ہی رہنا، پھر وہ اسے فضا میں لے اڑے، لوگوں نے کہا: انوکھی اور تعجب کی بات یہ ہے کہ دو بطخوں کے بیچ ایک کچھوا ہے، جسے وہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں، کچھوے نے جب یہ بات سنی تو کہا: اللہ عز وجل تمہاری آنکھیں پھوڑ دے! جب اس نے بات کرنے کے لئے منہ کھولا تو زمین پر گر پڑا، اور مر گیا۔

شوہر نے کہا: میں تمہاری گفتگو سن چکا، تم وکیل البحر سے خوف نہ کرو، جب پانی بڑھا تو وہ اس کے انڈے لے گیا، بیوی نے کہا: میں شروع ہی میں سمجھ گئی تھی کہ ایسا ہی

ہوگا،شوہر نے کہا: میں اس سے عنقریب ہی بدلہ لے لوں گا، پھر وہ پرندوں کی ایک جماعت کے پاس گیا،اور ان سے کہا: تم لوگ میرے بھائی، میرے بھروسہ مند،اور با اعتماد لوگ ہو؛لہذا تم میری مدد کرو،ان لوگوں نے کہا: تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟اس نے کہا: تم اکھٹے ہو کر میرے ساتھ سارے پرندوں کے پاس چلو،ہم کو وکیل البحر سے جو تکلیف پہنچی ہے،اس کی شکایت کریں گے،اور ہم ان سے یوں کہیں گے: تم بھی ہماری ہی طرح پرندے ہو؛لہذا تم لوگ میری مدد کرو، پرندوں کے ایک جھنڈ نے یوں کہا: عنقاء نامی پرندہ ہمارا سردار اور بادشاہ ہے،ہمیں وہاں لے چلو،ہم وہاں جاکر چلّائیں گے تو وہ ہمارے پاس آجائے گا، جو تکلیف تم کو وکیل البحر سے ہوئی ہے،ہم اس کی اس سے شکایت کریں گے،اور اس سے یہ مطالبہ کریں گے کہ وہ اپنی بادشاہی قوت کے ذریعے سے ہمارا اس سے انتقام لے، پھر یہ لوگ ان کے ساتھ اس کے پاس چل پڑے،وہ اس سے مدد کے ملتجی ہوئے،اور چیخنے چلانے لگے،عنقاء نے اسے دیکھا،انھوں نے اس سے سارا واقعہ کہہ سنایا،اور اس سے وکیل البحر کے پاس چل کر اس سے لڑنے کا مطالبہ کرنے لگے،وہ ان کی بات پر راضی ہوگیا، جب وکیل البحر کو اس کا پتہ چلا کہ عنقاء پرندوں کی ایک جماعت کے ساتھ ان کا رخ کر رہا ہے،تو اسے جس بادشاہ سے مقابلہ طاقت ہی نہیں،اس سے مقابلہ کے لئے خوف ہونے لگا،اس نے بگلے کے انڈے واپس کردئے،اور اس سے صلح واتفاق کرلیا،عنقاء وہاں سے واپس چلا گیا۔

میں نے تم سے یہ بات اس لئے بتائی ہے کہ؛ تاکہ تمھیں یہ معلوم ہوجائے کہ شیر کے ساتھ لڑائی اور مقابلہ کے لئے تو میں تمھیں مشورہ نہیں دے سکتا،شتربہ نے کہا: نہ میں شیر سے مقابلہ کرنے والا اور نہ اس سے خفیہ یا علانیہ دشمنی مول لینے والا اور نہ میرے اس کے ساتھ سابقہ سلوک اور رویہ کو بدلنے والا اس، جب تک خود اس کی جانب سے خوف واندیشے کے آثار ظاہر نہ ہوں، پھر میں اس سے مقابلہ کروں گا، دمنہ کو اس کی بات پسند نہ آئی،اس نے سونچا کہ اگر شیر کو بیل میں اس کے ذکر کردہ آثار نظر نہ آئیں گے،تو وہ اس کا الزام اسی پر لگائیے گا اور وہ اس سے بدظن ہوجائے گا، دمنہ نے شتربہ سے کہا: شیر کے

پاس جاؤ،تم خوداسے دیکھوگےتواس کے ارادہ کو بھانپ جاؤگے،شتربہ نے کہا: مجھے یہ کیسے پتہ چلے گا؟ دمنہ نے کہا: جب تم شیر کے پاس جاؤگے تو اسے اپنی دم بل بیٹھے ہوئے دیکھوگے،وہ اپنا سینہ تمہاری جانب بلند کیا ہوا ہوگا،اس کی نگاہیں بھی تمہاری جانب اٹھی ہوں گی،اپنے کان کھڑے کئے ہوگا،اپنا منہ کھولا ہوا ہوگا،اورتم پر جھپٹ پڑنے کے لئے تیار ہوگا،شتربہ نے کہا: اگر میں شیر میں یہ آثار وعلامات دیکھوں گا،تو مجھے تمہاری بات کی سچائی کا پتہ چل جائے گا،پھر جب دمنہ شیر کو بیل کے اور بیل کو شیر کے خلاف اکسا چکا، تو کلیلہ کے پاس آیا،جب ان دونوں کی ملاقات ہوئی تو کلیلہ نے کہا: تمہاری کاروائی کہاں تک پہنچی؟ ہماری پسند کے مطابق قریب الاختتام ہے،پھر کلیلہ اوردمنہ دونوں ہی شیر اور بیل کی لڑائی میں شرکت کے لئے نکل پڑے؛ تاکہ ان کے درمیان پیش آنے والے واقعہ کو دیکھ سکیں،اوران کے انجام کار کا مشاہدہ کرسکیں،شتربہ شیر کے پاس آیا تواسے اپنے سرین کے بل بیٹھا ہوا دیکھا،اس نے کہا: بادشاہ کا ساتھی سانپ کے اس رفیق کے مانند ہوتا ہے جواس کی قیام گاہ اورخواب گاہ میں رہتا ہے،پتہ نہیں وہ اس پر کب بھڑک اٹھے۔

پھر شتربہ نے بیل کو دیکھا تواس میں دمنہ کے ذکر کردہ علامات وآثار نظر آئے، پھراسے اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہا کہ وہ اس سے قتل وقتال اورلڑائی ہی کے لئے آیا ہے،(یہ صورتحال دیکھ کر) وہ فوراً بیل پر جھپٹ پڑا،پھران دونوں کے درمیان لڑائی ٹھن گئی،بیل اورشیر کی لڑائی شدت اختیار کرگئی اورطویل ہوگئی،وہ دونوں خون میں نہا گئے،جب کلیلہ نے شیر کی یہ صورتحال دیکھی تو دمنہ سے کہا: تمہاری تدبیر کے بارے میں تم کس قدر ناداں اور بیوقوف ہو،تمہاری اس چال کے بارے میں کیا ہی خراب تمہاراانجام ہوگا،دمنہ نے کہا: ایسا کیا ہوا؟ کلیلہ نے کہا: شیر کا زخمی ہونا اور بیل کا مرجانا،سب سے بڑا بیوقوف وہ ہے جو اپنے ساتھی کو بداخلاقی،قتل وقتال،اورمبارزہ ومقابلہ پر اکسائے؛ حالانکہ وہ دوسرے راستے بھی اپنا سکتا ہے،عقلمند،دانا چیزوں کے بارے میں تدبیر کرتا ہے اوراس کوانجام دینے سے پہلے ہی اس کا اندازہ کرلیتا ہے،جس کام کی تکمیل کی امید ہوتی ہے وہ اس پراقدام کرتا ہے جس کام کے بارے میں اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ اس کے

لئے دشوار ہوگا تو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور اس کی جانب توجہ اور رغبت نہیں کرتا، مجھے تمہاری اس بغاوت کے انجام سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہے؛ چونکہ تم نے بات تو ٹھیک کہی؛ لیکن کام تم نے اچھا نہیں کیا، مجھ سے کیا ہوا؟ تمہارا یہ معاہدہ کہاں برقرار رہا کہ تم اپنی تدبیر سے شیر کو نقصان نہ پہونچاؤ گے؟ یوں کہا جاتا ہے کہ: بات وہی بہتر ہوتی ہے جو عمل کے ساتھ ہو، وہی سمجھ وہی سوچ بہتر ہوتی ہے جو تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ ہو، وہی صدقہ بہتر ہوتا ہے جو نیت (خلوص) کے ساتھ ہو، وہی مال بہتر ہوتا ہے جو سخاوت کے ساتھ ہو، وہی سچائی بہتر ہوتی ہے جو وفاداری کے ساتھ ہو، وہی زندگی اچھی ہوتی ہے جو صحت کے ساتھ ہو، وہی امن امان بہتر ہوتا ہے جو خوشی کے ساتھ ہو۔

دیکھو! آداب واخلاق دانا، زیرک اور عقلمند کے جوش وجذبات کو سرد کر دیتے ہیں اور بیوقوف ونادان کے جوش وجذبات کو اور بڑھا دیتے ہیں، جس طرح دن کی وجہ سے ہر صاحبِ بصارت کی بصارت میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح چمگاڈر کی بدنظری، اور نگاہ کی کمزوری میں مزید اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔

تمہارے اس معاملے میں کچھ اس طرح سنتے ہوئے یاد پڑتا ہے، کہا یوں جاتا ہے کہ اگر بادشاہ نیک اور صالح ہو اور اس کے وزراء اور رفقاء بداخلاق ہوں جو اسے کارِ خیر سے روکتے ہوں تو کوئی بھی شخص اس کے قریب نہیں ہوسکتا ہے، اس کی مثال میٹھے پانی کے مانند ہے جس میں مگر مچھ ہوں تو کوئی شخص اس پانی کو حاصل نہیں کرسکتا ہے، گرچہ کہ وہ پانی کا سخت ضرورت مند اور محتاج ہوتا ہے، دمنہ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے علاوہ کوئی بھی شیر کے قریب نہ ہو، یہ چیز نادرست ہے، اور نہ کبھی مکمل اور تمام ہونے والی ہے، یہ اس مشہور مثال کے مانند ہے: ''کہ سمندر اپنی موجوں کے ساتھ ہوتا ہے، اور بادشاہ اپنے رفقاء کے ساتھ'' حماقت اور بیوقوفی یہ ہے کہ بھائی بندوں اور دوستوں کا شوقین تو ہو؛ لیکن ان کے ساتھ پاس عہد اور وفاداری نہ ہو، آخرت کو ریاکاری اور دکھلاوے کے ساتھ طلب کیا جائے، دوسروں کو نقصان پہونچا کر اپنے لئے نفع حاصل کیا جائے، تمہارے لئے میری نصیحت اور وصیت وہی ہے جو ایک آدمی نے پرندوں سے کی تھی، کہ تم سیدھی نہ ہونے والی چیز کو سیدھی کرنے کی کوشش نہ

کرواور نہ جس کی اصلاح ودرستگی ناممکن ہواس کی اصلاح کرو، دمنہ نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟
کلیلہ نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ بندروں کا ایک ٹولہ کسی پہاڑ میں رہا کرتا تھا، ان لوگوں نے ایک سرد، ہوااور بارش والی رات میں آگ کی تلاش کی تو انھیں نہ مل سکی، انہوں نے جگنو کو دیکھا وہ آگ کا شعلہ محسوس ہورہا تھا، انہوں نے اسے آگ گمان کیا، بہت ساری لکڑیاں اکٹھی کرکے اس کے اوپر ڈال دیا، اور وہ اسے اس لالچ میں پھونکنے لگے کہ آگ سلگا کر اس سے گرمی حاصل کریں، ان کے قریب ہی ایک پرندہ درخت پر بیٹھا ہوا تھا، یہ بندرا سے دیکھ رہے تھے اور وہ انھیں دیکھ رہا تھا، پرندے نے جب اس کاروائی اور کارگزاری کا دیکھا تو انہیں آواز دے کر کہنے لگا: تھکو نہیں، جسے تم دیکھ رہے ہو وہ آگ نہیں ہے جب پرندے نے بہت دیر سے ان کے اس عمل کو دیکھا تو سونچا کہ ان کے قریب جا کر انھیں ان کے اس عمل سے روک دیں، وہیں قریب سے ایک آدمی کا گذر ہوا، اس نے پرندے کے ارادے کو بھانپ لیا، اس سے کہا: جو سیدھے نہ ہو سکتے ہوں ان کے سیدھے کرنے کی جستجو نہ کر، نہایت ہی سخت پتھر جو بالکل نہیں کٹتا، اس پر تلوار کو آزمایا نہیں جاسکتا، جو لکڑی مڑ نہ سکتی ہو اس سے کمان نہیں بنائے جاسکتے، لہٰذا تھکو نہیں، پرندے نے اس کی بات نہ مانی، اس نے بندروں کو جا کر یہ بتلایا کہ یہ جگنو آگ نہیں ہے، کسی بندر نے اسے لے کر زمین پر دے مارا تو وہ فوراً مر گیا۔
میری مثال بھی اس بارے میں تمہارے ساتھ ایسی ہی ہے، پھر تم دھوکہ اور فسق وفجور میں حد سے زیادہ بڑھ گئے؛ حالانکہ یہ دونوں نہایت ہی بری خصلتیں ہیں، دھوکہ دہی تو ان میں سے سب سے زیادہ خراب اور انجام بد سے دوچار کرنے والی چیز ہے، اسی کے بارے میں یہ مثال ہے، دمنہ نے کہا: اس کی کیا مثال ہے؟
کلیلہ نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ٹھگ اور ایک بیوقوف نے مشترکہ تجارت کی غرض سے سفر کیا، دوران راہ بیوقوف قضائے حاجت کے لئے پیچھے رہ گیا، اسے ایک تھیلی ملی جس میں ایک ہزار دینار تھے، اس نے اسے لیا، ٹھگ کو اس کا پتہ چل گیا، وہ دونوں اپنے شہر واپس ہوگئے، جب وہ شہر کے قریب پہونچے تو مال کے تقسیم کرنے کے

لئے بیٹھ گئے، بیوقوف نے کہا: آدھا تم لے لواور آدھا مجھے دے دو، ٹھگ نے یہ طئے کرلیا تھا کہ وہ سارے ہزار دینار لے لے، اس نے بیوقوف سے کہا: تقسیم نہ کرو؛ چونکہ مال کے اشتراک واختلاط ہی میں خلوص اور نیک نیتی ہے، بقدر ضرورت میں لے لیتا ہوں تم بھی اسی قدر لے لو، باقی مال کو ہم اسی درخت کے نیچے میں دفن کرتے ہیں؛ چونکہ یہ جگہ محفوظ ہے، جب ہمیں ضرورت ہوگی تم اور میں یہاں آئیں گے اور بقدر ضرورت لے لیں گے، ہماری اس جگہ کی اطلاع بھی کسی کو نہ ہوگی، وہ اسے تھوڑی دور لے گیا اور ایک بڑے پیڑ کے نیچے بقیہ مال کو دفن کردیا، پھر وہ دونوں شہر آگئے، پھر ٹھگ بیوقوف کے پیچھے ہی دنانیر کے پاس آیا اور دنانیر لے لیا، زمین کو سابقہ حالت پر کردیا، بیوقوف چند مہینے کے بعد آیا، اور ٹھگ سے کہا: مجھے خرچ کی ضرورت ہے، چلو ہم چل کر اپنی ضرورت کے بقدر لے لیتے ہیں، ٹھگ اس کے ساتھ کھڑا ہوگیا، وہ دونوں اس جگہ گئے، وہاں کھودا تو کچھ نہیں پایا، ٹھگ اپنے چہرے پر طمانچہ مارنے لگا اور کہنے لگا: اپنے ساتھی کو دھوکہ نہ دو، تم میرے بعد ان دنانیر کے پاس آکر اسے لے گئے ہو، بیوقوف قسمیں کھانے لگا اور لینے والے کو لعنت وملامت کرنے لگا، ٹھگ مسلسل اپنے چہرے پر طمانچے مارے جارہا تھا، اور کہہ رہا تھا: تمہارے علاوہ کسی نے نہیں لیا، کیا تمہارے سوا کسی اور کو بھی معلوم تھا، ان کے درمیان بہت دیر تک ''توتو'' میں میں'' ہوتی رہی، چنانچہ وہ دونوں قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے، قاضی نے ان دونوں کے واقعہ کو سنا، ٹھگ کہہ رہا تھا کہ: بیوقوف نے اسے لیا ہے اور بیوقوف انکار کررہا تھا، قاضی نے ٹھگ سے کہا: کیا تمہارے پاس تمہارے دعوے کی کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا: ہاں، جس درخت کے پاس دنانیر تھے وہی یہ گواہی دے گا کہ بیوقوف نے یہ دنانیر لئے ہیں، ٹھگ نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ وہ جاکر درخت میں چھپ جائے، جب اس سے کوئی سوال کیا جائے تو وہ اس کا جواب دے، ٹھگ کا باپ چلا گیا، اور درخت کے کھوکھلے حصہ میں گھس گیا، جب قاضی نے ٹھگ کی یہ بات سنی تو اسے تعجب ہوا، وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر چلا، ٹھگ اور بیوقوف بھی اس کے ساتھ تھے، یہ لوگ درخت کے پاس پہونچے، قاضی نے درخت سے احوال واقعی دریافت کئے، بوڑھے نے

درخت کے اندر سے کہا: ہاں بیوقوف نے ہی اسے لیا ہے، جب قاضی نے سنا تو اس کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا، اس نے لکڑیاں منگوائی، اور درخت کو جلا دینے کا حکم دیا، درخت کے ارد گرد آگ سلگائی گئی، اسی وقت ٹھگ کے باپ نے مدد طلب کی، اسے نکالا گیا وہ قریب المرگ ہو چکا تھا، قاضی نے اس سے واقعہ دریافت کیا تو اس نے سارا قصہ کہہ سنایا، قاضی نے ٹھگ کی زبردست پٹائی کی اور اس کے باپ کو طمانچے رسید کئے، اور اسے گدھے پر سوار کر کے اسے ذلیل کرایا گیا، ٹھگ پر دنانیر کا تاوان لازم ہو گیا، ٹھگ نے اسے لے کر بیوقوف کو دیا۔

میں نے یہ مثال اس لئے بیان کی کہ دھوکہ دہی، فریب کاری بسا اوقات اس کے لئے نقصاندہ ہوتی ہے، دمنہ تم میں دھوکہ دہی، فریب کاری، اور فسق و فجور سب اکٹھے طور پر موجود ہیں، مجھے تمہارے عمل کے انجام سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہے؛ حالانکہ تم سزا سے بچ سکتے ہو؛ چونکہ تم دوہر رنگ اور دہری زبان کے حامل ہو، نہروں کے پانی کی مٹھاس اس پانی کے سمندر تک جانے تک برقرار رہتی ہے، گھر کی درستگی اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک کہ ان میں بگاڑ پیدا کرنے والا موجود نہ ہو، تم میں اس سانپ سے زیادہ مشابہ کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے جو دوہری زبان والا ہوتا ہے جس میں زہر موجود رہتا ہے، تمہاری زبان سے بھی اس کے زہر کے مانند مادہ نکلتا ہے، اور میں تمہارے زبان کے زہر سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں، جو مصیبت تم پر نازل ہونے والی ہے وہ متوقع ہے بھائیوں اور دوستوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرنے والا اس سانپ کی طرح ہے جس کی آدمی پرورش کرتا ہے، اس کو کھلاتا ہے اس کو سہلاتا ہے اور اس کا اعزاز کرتا ہے، پھر اسے اس کی جانب سے ڈسنے کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، کہا یوں جاتا ہے کہ: دانا اور سخی کی صحبت اختیار کرو، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرلو، ان سے جدائیگی اختیار کرو، کوئی بھی شخص اگر عقلمند اور سخی یا عقلمند غیر سخی ہو تو ان کے صحبت اپناؤ، دانا اور سخی شخص ایک کامل شخص ہوتا ہے، دانا اور غیر سخی، اس کی رفاقت اختیار کرو اگر چہ وہ بداخلاقی ہی کیوں نہ ہو؛ البتہ اس کی بدخلقی سے بچو اور اس کی دانائی اور عقلمندی سے فائدہ اٹھاؤ، شریف غیر عقلمند شخص کو بھی اپناؤ، اس سے تعلقات کو منقطع نہ کرو، اگر اس کی دانائی اور سمجھ بوجھ قابلِ

تعریف بھی نہ ہو،تو اس کی شرافت وسخاوت سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنی عقل سے اس کو فائدہ پہونچاؤ، کمینے اور بیوقوف شخص سے بالکل فرار اختیار کرو...... مجھے تم سے زیادہ فرار اختیار کرنا چاہئے، تمہارے بھائی تم سے شرافت ومحبت کی امید کیسے کرسکتے ہیں؟

تم نے اپنے بادشاہ کے ساتھ جس نے تمہارا اعزاز واکرام کیا، تمہیں شرافت وفضیلت سے نوازا اس طرح کا سلوک کیا، تمہاری مثال اس تاجر کی سی ہے جس نے یوں کہا ہے: ایک زمین ایسی ہے جہاں کے چوہے سو من لوہا کھا جاتے ہیں، وہاں کی بازوں کے لئے ہاتھی کو بھی اچک لینا کوئی تعجب خیز چیز نہیں ہے، دمنہ نے کہا: یہ کیسے ہوا؟

کلیلہ نے کہا: یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے فلاں علاقے میں ایک تاجر رہتا تھا، اس نے معاش کی تلاش میں کسی رخ جانے کا ارادہ کیا، اس کے ساتھ سو من لوہا تھا، اس نے اسے اپنے کسی دوست کے پاس رکھ چھوڑا، اور اس رخ پر چل دیا، پھر ایک زمانے کے بعد واپس ہوا، آکر لوہا تلاش کیا، اس کے دوست نے اس سے کہا: اسے چوہے کھا چکے، تاجر نے کہا: میں نے سنا کہ ہے کہ کوئی چیز چوہوں کے دانت سے زیادہ لوہے کو کاٹنے والی نہیں ہوتی، وہ شخص تاجر کے اس بات کی تصدیق کرنے پر خوش ہوا، پھر تاجر باہر نکل کر اس آدمی کے ایک لڑکے سے ملا، اس کو لے کر گھر گیا، دوسرے دن آدمی اس کے پاس آیا، اور تاجر سے کہا: کیا تمہیں میرے لڑکے کے بارے میں کچھ پتہ ہے؟ تاجر نے اس سے کہا: میں جس وقت کل تمہارے پاس سے نکل رہا تھا تو میں نے ایک باز کو ایک بچے کو اچک کر لے جاتے ہوئے دیکھا تھا، شاید کہ وہ تمہارا ہی بچہ ہو، آدمی نے اپنا سر پیٹ لیا، اور کہا: لوگو! کیا تم نے یہ کہیں، سنا ہے، یا دیکھا ہے کہ باز بچوں کو اچک لیتے ہوں، اس نے کہا: ہاں، جس سرزمین کے چوہے سو من لوہا کھا جاتے ہوں تو وہاں کے بازوں کے بارے میں یہ کیا تعجب خیز چیز ہے کہ وہ ہاتھیوں کو اچک لیں، اس آدمی نے کہا: میں نے تمہارا لوہا کھا لیا ہے، یہ اس کی قیمت ہے، تم میرے بیٹے کو واپس کردو۔

میں نے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے کہ تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اگر تم اپنے ساتھی کو دھوکہ دوگے تو کسی دوسرے کو تو اور زیادہ دھوکہ دوگے، اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ رہتا

ہو،اور وہ کسی ایک شخص کو دھوکہ دے تو اس کے ساتھی کو پتہ چل جائے گا کہ اس کے پاس محبت ومودت کے لئے جگہ نہیں ہے، بے وفا شخص کے ساتھ مودت ومحبت کا معاملہ کرنا، ناشکرے کو عطا اور بخشش کرنا، بے ادب، بداخلاق، غیر مہذب کو ادب سکھانا، غیر راز دار کو راز بتلانا یہ ان چیزوں کی اہمیت اور قیمت کو گھٹانا ہے، بھلے لوگوں کی صحبت بھلائی پیدا کرتی ہے، برے لوگوں کی صحبت برائی پیدا کرتی ہے، ہوا کے مانند اگر اس کا گذر خوشبودار چیز پر ہو تو وہ خوشبو لی آئی گی اور اگر بدبودار چیز پر اس کا گذر ہوتا ہے تو بدبو لے آتی ہے۔

میری گفتگو لمبی اور تمہارے لئے بوجھ بن گئی یہی پر کلیلہ نے اپنی گفتگو ختم کی، شیر بیل سے گھبرا گیا تھا، پھر اس نے بیل کے قتل کرنے کے بعد اپنے کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا، پھر اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، اس نے کہا: شتربہ نے خود مجھے تکلیف پہونچایا، وہ عقلمند، ذی رائے، مہذب، خلیق، شریف تھا، مجھے پتہ نہیں کہ وہ بےقصور تھا یا اس کے بارے میں کذب بیانی اور دروغ گوئی سے کام لیا گیا، وہ اپنی سرزد ہونے والی غلطی پر نادم اور شرمندہ تھا اور یہ چیز اس کے چہرہ پر نمایاں نظر آرہی تھی، دمنہ نے اسے دیکھا، کلیلہ نے گفتگو ختم کی، اور شیر کے پاس آیا اور اس سے کہا: غم زدہ کیوں ہیں؟ اس نے کہا: میں شتربہ کی دانائی، اس کے رائے اور اس کے اخلاق پر غم زدہ ہوں، اس سے دمنہ نے کہا: بادشاہ سلامت! آپ اس پر رحم نہ کھائیں؛ چونکہ عقلمند جس کا اس کو خوف ہو رحم نہیں کرتا، حوصلہ مند، پختہ کار شخص کبھی کسی شخص کو ناپسند کرتا ہے، پھر اسے جب اس کی بے نیازی اور کفایت شعاری کا پتہ چلتا ہے تو پھر اس سے قریب کر لیتا ہے، اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ وہ کسی شخص کو پسند کرتا ہے اور وہ اس کے لئے مشکل بن جاتا ہے تو وہ اسے دور کر دیتا ہے اور اس کے ضرر اور نقصان سے بچنے کے لئے اسے ہلاک کر دیتا ہے، اسی طرح جس کی انگلی کو سانپ کاٹ لیتا ہے، تو وہ اس انگلی کو کاٹ کر الگ کر دیتا ہے، اس اندیشے سے کہ اس کا زہر اس کے جسم میں سرایت کر جائے، شیر دمنہ کی بات پر راضی ہو گیا، پھر اسے اس کے بعد اس کی کذب بیانی، دھوکہ دہی، اور گنہ گاری کا پتہ چلا تو اسے اس نے برے طریقے سے مار دیا۔ (شیر اور بیل کی فصل ختم ہوئی)